﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی إسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ جمعۃ المبارک ۱۵؍ فروری ۲۰۰۲ء شمارہ ۷
۲؍ ذوالحجہ ۱۴۲۲ ہجری قمری ۱۵؍ تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی

طیّب رزق کے لئے دعا

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلاً

اے میرے اللہ مَیں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوٰة۔ ما يقال بعد التسليم)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اوران کو دین سکھلانا چاہئے۔

انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے

حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحبؓ کے نام ایک مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا:

"باعث تکلیف دہی ہے کہ مَیں نے بعض آپ کے سچے دوستوں کی زبانی جو در حقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں سنا ہے کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہیں یعنی غیظ و غضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا اندازہ ملحوظ نہیں رہتا۔ مَیں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے دیکھا کیونکہ اوّل تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسّام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے اس لئے مَیں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے ﴿عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ" یعنی تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے کہ مَیں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔

عزیز من! انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اُس سے کیا معاملہ کرتا ہے نرمی برتنی چاہئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے...... خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ در حقیقت میرا عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔...... ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ ﷺ کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۱۷؍ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے

جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم کے ساتھ نہ ملادیں گے وہ امن میں رہیں گے

آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

(خلاصہ خطبہ جمعہ یکم فروری ۲۰۰۲ء)

(لندن۔ یکم فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ سال کے آخر پر اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن کا ذکر جاری تھا۔ پھر بعض وجوہات کی بنا پر درمیان میں صفت رازق اور رزّاق کا مضمون بیان کیا گیا۔ اب پھر صفت المومن کے مضمون کو ہی آگے بڑھایا جائے گا۔ چنانچہ حضور انور نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اس کے مختلف پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث نبوی کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ عزوجل اپنے بندے کو دنیا کی حرص و ہوا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو ایسے کھانے اور مشروب سے اس طرح بچاتا ہے جس سے اس کو خطرہ لاحق ہو۔

حضور نے آیت کریمہ ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے بتایا کہ طاعون کے ایام میں آپ کو بتایا گیا کہ کامل مومن جن کے ایمان کے ساتھ ظلم کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوگا وہ اس سے محفوظ رکھ جائیں گے۔ حضور نے ایک اور حدیث نبوی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے طیّب کھایا اور سنّت کے اندر اندر عمل کیا اور لوگ اس کے شرّ سے امن میں رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت ابو بکرؓ کی مکّہ سے ہجرت کا واقعہ بتایا کہ کس طرح آپ کو ابن الدغنہ نے پناہ دی اور مکّہ کو چھوڑ کر جانے سے روکا۔ آپؓ نے اپنے گھر میں مسجد بنائی اور وہیں عبادت کرتے اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین مکّہ نے اس پر شکایت کی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ وہ آپ کو روکے۔ ابن الدغنہ نے جب آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ مَیں آپ کی امان آپ کو واپس کرتا ہوں، مجھے اللہ کی امان کافی ہے۔ اس تسلسل میں حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کے سفر ہجرت کا نہایت ایمان افروز واقعہ بھی بیان فرمایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر آپؐ کی نصرت و حفاظت فرمائی اور سراقہ جو آپؐ کے تعاقب میں نکلا تھا آپؐ سے امان کا طالب ہوا۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مصلح موعودؓ!

(کلام: مولانا ظفر محمد صاحب ظفر مرحوم)

اے تخیل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخہائے سِدرہ پر گر تو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تو کچھ اگر ہمراز ہے
تو مرے محمودؔ کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش اُن کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!

پنجۂ تسخیر سے بالا مَہ کامل نہیں
توڑنا تارے فلک کے یہ کوئی مشکل نہیں
غیر ممکن کچھ بیانِ جذبہ ہائے دل نہیں
اور بیروں از اضافہ بحرِ بے ساحل نہیں
پر احاطہ مردِ کامل کا بہت دشوار ہے
یہ وہ نظر ہے کہ جہاں ادراک بھی لاچار ہے

دیدۂ ظاہر میں اے محمود! اِک انساں ہے تُو
اہلِ دل کی دید میں پر بحرِ بے پایاں ہے تُو
صورتِ زیبا میں اپنی یوسفِ کنعاں ہے تُو
سیرتِ حسنہ میں اپنی مظہرِ رحماں ہے تُو
احمد مُرسَلؑ کے ثانی حسن میں احسان میں
خوبیاں تجھ سی نہیں ہرگز کسی انسان میں

تو مقدس باپؑ کے ہمرنگ اے محمود ہے
نصرتِ اسلام روحِ والد و مولود ہے
یہ حقیقت وہ ہے جو خود شاہد و مشہود ہے
لاجرم لاریب تُو ہی مصلحِ موعود ہے
دیر سے آیا ہے تُو اور دُور سے آیا ہے تُو
یعنی اِک نورِ ازل کے نور سے آیا ہے تُو

حضرتِ احمدؑ سے پہلے تین تھے ایسے بشر
حق تعالیٰ کی بشارت سے ملے جن کو پسر
حضرت ابراہیمؑ اوّل ، دوم یحییٰؑ کے پدر
سوم مریمؑ محصنہ جس پر تھی مولیٰ کی نظر
تیری پیدائش نے احمدؑ کو کھڑا اِن میں کیا
ہیں یہی وہ تین جن کو چار تُو نے کر دیا

ارض ربوہ پر ہیں جب سے آپ جلوہ گر ہوئے
اس کے ذرے جگمگا کر ہمسرِ اختر ہوئے
آپ کی ہمت سے ہی آباد اُجڑے گھر ہوئے
اور قائم از سرِ نو مرکزی دفتر ہوئے
بالیقیں اپنی اولوالعزمی میں تُو اک فرد ہے
اے خدا کے شیر! تُو اک آسمانی مرد ہے

تیرے دم سے اے مسیحی رُوح فاروقی دماغ
خانۂ اسلام کا روشن ہوا دھندلا چراغ
عاشقانِ ملّتِ احمدؑ کے دل ہیں باغ باغ
دشمنانِ تیرہ باطن کے ہیں سینے داغ داغ
حق نے باندھا ہے ترے سر سہرۂ فتح وظفر
اے بشیر الدین محمود احمد و فضلِ عمر

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے۔ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملادیں گے وہ امن میں رہیں گے۔ جو شخص ماسوی اللہ کی طرف مائل ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے۔

حضور نے آیت ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا﴾ کی تشریح میں صحابہ کو عین میدان جنگ میں امن عطا ہونے کا ایمان افروز تذکرہ بھی فرمایا۔

خطبہ کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی بیان فرمائے۔ ۱۹۰۲ء کا ایک الہام ہے کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔

❁❁❁❁.............❁❁❁❁

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ ہے جس کی شرح سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ (یعنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک مرتبہ) ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی آمد پر پوری شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳/دسمبر بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد فضل لندن میں اعلان نکاح کے موقع پر مسنون خطبہ و آیات قرآن کریم کی تلاوت کے بعد حسب ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(۱)......عزیزہ رابعہ شاہ بنت مکرم ولی احمد شاہ صاحب ساکن لندن کا نکاح عزیزم رضوان المُلک ابن مکرم وقار المُلک صاحب ساکن کینیڈا کے ساتھ تیس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر طے پایا۔

(۲)......عزیزہ طیّبہ عنبرین احمد بنت مکرم رشید احمد چوہدری صاحب ساکن لندن کا نکاح عزیزم نوید احمد ظفر ابن مکرم شیخ لطیف احمد صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۳)......عزیزہ محمودہ بٹ بنت مکرم بشارت احمد صاحب ساکن لندن کا نکاح عزیزم سہیل احمد مرزا ابن مکرم بشارت احمد مرزا صاحب ساکن لندن کے ساتھ پندرہ ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر طے پایا۔

(۴)......عزیزہ مدیحہ وقار بنت مکرم وقار المُلک صاحب ساکن کینیڈا کا نکاح عزیز محمد احمد ابن مکرم محمد اسلم شاکر صاحب ساکن ڈیٹرائیٹ، امریکہ کے ساتھ پندرہ ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر طے پایا۔

اعلانات نکاح و ایجاب وقبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آیئے اب دعا کرلیں۔ یہ سب بزرگ آباء واجداد کی اولاد ہیں۔ اللہ انکو بھی ان کے نیک نقشِ قدم پر چلائے اور انکے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک فرمائے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر ان نکاحوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۳/جولائی ۱۹۸۸ء)

(پانچویں قسط)

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

﴿وَ مَن یَّعمَل مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی وَ ھُوَ مُؤمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدخُلُونَ الجَنَّۃَ وَ لَا یُظلَمُونَ نَقِیرًا﴾ (النساء: ۱۲۵)

جو بھی نیک اعمال بجالائے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور کھجور کی گٹھلی کے اندر واقع لکیر کے برابر بھی ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اس سے پہلے دو قسطوں میں یہ مضمون آپ کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ قسط تیسری اور آخری ہوگی۔ میں مختصراً آپ کو یاد کراتا ہوں کہ اس سے پہلے اس موضوع پر کہ اسلام عورت کو مذہب میں ایک خاص مقام دیتا ہے اور اس سے کوئی ناانصافی نہیں کرتا، کسی حد تک میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

عورت اور مذہب

اب میں مختصراً آپ کے سامنے بعض نئے پہلوؤں سے مختلف مذاہب میں عورت کے ذکر کے نمونے پیش کرتا ہوں۔ بعض مذاہب میں تو سرے سے ہی عورت کا کوئی ذکر ہی موجود نہیں ہے جیسے کنفیوشس ازم، شنٹوازم اور بدھ ازم وغیرہ۔ لیکن بعض دوسرے مذاہب میں جہاں عورت کا ذکر ملتا ہے تو ایسی تذلیل کے ساتھ کہ بعض لوگوں کو ایسے مذاہب سے ہی نفرت ہونے لگتی ہے۔

ہندوازم

پہلے میں ہندوازم کی مثال پیش کرتا ہوں کہ عورتوں کے لیے مذہبی رسوم ادا کرنے کے بارہ میں کیا تعلیم ہے۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے بعض صورتوں میں عورت کی حالت جانوروں سے بدتر بیان کی جاتی ہے۔ ہندو تاریخ بتاتی ہے کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک لمبے عرصہ تک اس تعلیم پر عمل بھی ہوتا رہا۔ آج حکومت ہندوستان کو اس قسم کی بدرسومات کے خلاف بار بار جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ خود اس حکومت کے اکثر نظم و نسق چلانے والے خود ہندو ہیں۔ ہندو مذہب میں عورت کو وید تک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور کسی قسم کی مذہبی رسوم سوائے مرد کی خدمت کے اور اکیلے بیٹھ کر پوجا پاٹ کرنے کے وہ سرانجام نہیں دے سکتی۔

عیسائیت

جہاں تک بائبل کا تعلق ہے بائبل عورت کو مذہب میں دخل اندازی کرنے سے روکتی ہے۔ کلیسیا میں عورت کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔ اور یہ واضح حکم ہے کہ عورت اگر کلیسیا میں کوئی سوال پوچھے یا لوگوں کی موجودگی میں کوئی سوال پوچھے تو اس کے لیے قابلِ شرم ہے۔ چنانچہ پولوس رسول کرنتھیوں کے نام خط میں عورتوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ ”عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔ اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسیا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔“

(۱۔کرنتھیوں باب ۱۴ آیات ۳۴-۳۵)

اسلام

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام میں عورتوں کو اجتماعی عبادات میں شمولیت کی نہ صرف ممانعت نہیں بلکہ برابر کا حق دیتے ہوئے سہولتیں دی گئی ہیں۔ یعنی کسی بھی اجتماعی عبادت سے عورت کو روکا نہیں گیا۔ لیکن اس کی خِلقت کے اعتبار سے اس پر ایسا بوجھ نہیں ڈالا گیا کہ عبادت میں شمولیت اس پر لازم ہو جائے۔ ان سب امور کا پہلے بھی ذکر کیا جاچکا ہے اس لیے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک جہاد کی فرضیت کا تعلق ہے اس میں بھی بالکل اسی قسم کا سلوک کیا گیا ہے یعنی جہاد میں شمولیت سے عورت کو منع نہیں فرمایا گیا۔ لیکن جہاد میں شمولیت سے اس کو اس رنگ میں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ شوق سے چاہے تو شامل ہو جائے ورنہ اس پر جہاد میں شمولیت ضروری نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ سے ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے پوچھا کہ کیا جہاد عورتوں پر فرض نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ہے۔ لیکن ان کا جہاد جنگ کا جہاد نہیں ہے بلکہ حج اور عمرہ اور دیگر اس قسم کی نیکیوں میں شمولیت ہی عورت کا جہاد بن جاتا ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ ابو اب المناسک۔ باب الحج، جہاد النساء)

تو یاد رکھیں کہ جہاد میں شامل ہونا یعنی دین کے دفاع میں قتال میں شامل ہونا عورت پر فرض قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن اس کا ثواب اس پر لازم کر دیا۔ جب ایک مرد حج ادا کرتا ہے تو اسے حج ہی کا ثواب ملتا ہے۔ مگر عورت جب حج کرتی ہے تو آنحضرت ﷺ کی اس مذکورہ بالا حدیث کے مطابق اسے حج کے علاوہ ساتھ ہی جہاد کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔ نماز کو جہاد کا قائمقام نہیں فرمایا، روزہ کو جہاد کا قائمقام نہیں فرمایا بلکہ واضح طور پر حج اور عمرہ کو جہاد کا قائمقام فرمایا ہے۔ عورت کا خود نکل کر حج میں شمولیت کے لئے جانا بذاتِ خود ایک کار دارد ہے اور عورت کی جو ذمہ داریاں ہیں اور عورت کو سفر میں جس قسم کے خطرات درپیش ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ مرد کو ویسے نہیں ہوتے۔ اس لیے خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا حج اور عمرہ کو جہاد کا قائمقام قرار دینا بہت ہی لطیف بات ہے۔ اور اس تعلیم میں آنحضرت ﷺ نے بعض اوروں کو شامل کر کے اس حکمت پر مزید روشنی ڈال دی۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کے لیے حج اور عمرہ ہی جہاد ہے۔

(سنن نسائی۔ کتاب مناسک الحج۔ باب فضل الحج)

اس مضمون کی حکمت بھی اس سے سمجھ آگئی اور عورت کا جو مقام ہے اس کو بھی مزید عظمت ملی اور تقویت ملی۔ اگر صرف عورت کے لیے فرمایا ہوتا کہ حج کرنا تمہارا جہاد ہے تو اسے اپنی استثنائی کمزوری کا احساس رہتا۔ لیکن دیکھئے حضرت رسول اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ بوڑھوں، بچوں اور دیگر کمزوروں کو بھی شامل فرمالیا۔ بوڑھے کے لیے جہاد فرض نہیں، بچے کے لیے جہاد فرض نہیں، کمزور کے لیے جہاد فرض نہیں اور عورت کے لیے جہاد فرض نہیں۔ ایک ہی وجہ سے۔ اور جن جن کے لیے جہاد فرض نہیں ان کے لیے حج جہاد کا قائمقام قرار دے دیا۔

عورت بحیثیت مُعلّم و مُربی

عورت نہ صرف عورتوں کو تعلیم دے سکتی ہے اور ان کی تربیت کر سکتی ہے بلکہ اسلام نے اسے مردوں کا مربی اور مُعلّم بننے کا بھی حق دیا ہے اور یہ وہ حق ہے کہ جس سے کلیسیا نے عورتوں کو محروم رکھا ہے۔ جن چھوٹے چھوٹے فرقوں میں عورت کو پادری بننے کا حق بھی دیا گیا ہے اس پر بکثرت دیگر عیسائی دنیا اعتراض کرتی ہے کیونکہ ان کی رو سے عہد نامہ جدید نے عورت کو یہ حق نہیں دیا۔

جہانتک سوالات کا تعلق ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں دیکھو کتنی اچھی ہیں، مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہیں کیونکہ وہ مہاجر عورتوں کی طرح مسائل پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں اور بے تکلف حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے مسائل پوچھ لیتی ہیں جو مہاجر عورتیں پوچھتے شرمائیں۔ اور اس سے وہ دنیا کی تعلیم کا سبب بن رہی ہیں۔ چنانچہ روایتوں میں آتا ہے کہ بعض انصار عورتیں بے تکلفی سے تمام اندرونی مسائل عورتوں کی ذات سے تعلق رکھنے والے پوچھا کرتی تھیں اور یہ انہی کی وجہ ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ان امور میں ہم آنحضرت ﷺ کی ہدایات کا فیض پا رہے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک عورت کی شکایت کا ذکر ہے جو اپنے خاوند کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے بار بار اس کا ذکر کرتی تھی۔ غالباً اس حکمت کے پیشِ نظر آنحضرت ﷺ نے اس کا جواب نہیں دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارہ میں کوئی ہدایت نازل نہیں ہوئی تھی۔ مگر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿قَد سَمِعَ اللّٰہُ قَولَ الَّتِی تُجَادِلُکَ فِی زَوجِھَا وَ تَشتَکِی اِلَی اللّٰہِ﴾ (المجادلہ: ۲) تو پھر آنحضرت ﷺ نے اس طرف توجہ فرمائی۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نے اس عورت کا قول سن لیا ہے جو تجھ سے خاوند کے مقابل پر اپنے حقوق کے معاملہ میں بحثیں کرتی ہے مگر شکایتیں تجھ سے نہیں کرتی شکایتیں اپنے رب سے کرتی ہے۔ ﴿وَ اللّٰہُ یَسمَعُ تَحَاوُرَکُمَا اِنَّ اللّٰہَ سَمِیعٌ بَصِیرٌ﴾ ”اللہ تمہاری گفت و شنید کو خوب سنتا ہے۔ جانتا ہے کہ کیا گفتگو چلی اور وہ خوب سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ پس اس عورت کی اس شکایت کو خدا نے سن لیا اور اس کو قبول فرمایا اور آنحضرت ﷺ کو اس کے متعلق ہدایت فرمادی اور ہمیشہ کے لیے قرآن میں یہ پیغام دے دیا کہ اگر تم اپنے خاوندوں سے نالاں ہو اور تمہیں ان سے شکوے ہوں، بے شک قضا تک پہنچو اور اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو لیکن قضا پر بنا نہ کرو۔ تمہارا ایک خدا ہے جو تمہارا خیال رکھے گا۔ اور اگر تم توکل کرو گی اور اس کے حضور گریہ و زاری کرو گی تو ضرور تمہارے حق میں فیصلہ فرمائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم شکایت میں سچی ہو۔ اگر تمہاری شکایت سچی نہ ہو اور مرد سچا ہو تو پھر اللہ کی تائید اُس مرد کو حاصل ہوگی خواہ قضا اُس کے خلاف فیصلہ کر رہی ہو۔

آخر پر ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ روایات تو بے شمار ہیں۔ اس مضمون پر جب آپ سب احادیث کا مطالعہ کریں تو آپ کا ذہن زیادہ واضح اور روشن تر ہوتا چلا جائے گا کہ کس قدر عورت کو عظمت اور عظیم مقام عطا فرمایا گیا ہے۔ لیکن حدیث سے پہلے قرآن کریم کی ایک آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں عورت کو ایک ایسا مقام عطا فرمایا گیا ہے جو تمام دنیا کے مذاہب میں نہ صرف بے مثل بلکہ اس طرح درخشندہ اور چمکتا ہوا ہے کہ اس کے پاسنگ کو بھی کسی اور مذہب کی تعلیم نہیں پہنچتی۔ فرمایا:

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِینَ اٰمَنُوا امرَاَۃَ فِرعَونَ اِذ قَالَت رَبِّ ابنِ لِی عِندَکَ بَیتًا فِی الجَنَّۃِ وَ نَجِّنِی مِن فِرعَونَ وَ عَمَلِہٖ وَ نَجِّنِی مِنَ القَومِ الظّٰلِمِینَ. وَ مَریَمَ ابنَتَ عِمرٰنَ الَّتِی اَحصَنَت فَرجَھَا فَنَفَخنَا فِیہِ مِن رُّوحِنَا وَ صَدَّقَت بِکَلِمٰتِ رَبِّھَا وَ کُتُبِہٖ وَ کَانَت مِنَ القٰنِتِینَ﴾ (التحریم: ۱۲-۱۳)

فرمایا وہ تمام لوگ یعنی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں جو ایمان لے آئے ان کے لئے خدا تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ گویا فرعون کی بیوی کو جو ایک عورت تھی آئندہ آنے والے عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے اُسوہ بنا رہا ہے اس لیے اگر کوئی یہ کہے کہ عورت مرد کے لیے

اُسوہ نہیں ہو سکتی تو قرآن کی یہ آیت اس کو جھٹلائے گی۔ بہت سی نیکیوں میں عورت نہ صرف اُسوہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک ایسی خاص نیکی کا ذکر ہے جس میں خداتعالیٰ نے تمام عالم پر نظر ڈالتے ہوئے عورت کو مثال کے لیے چنا ہے جو نبی اللہ نہیں تھی۔ ورنہ سارا قرآن نبیوں کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے اور نبیوں سے بہتر مثالیں اور کیا ہو سکتی ہیں۔ لیکن دو موضوع ایسے ہیں جن پر عورت کو مثال کے طور پر چنا گیا اور ہمیشہ کے لیے بنی نوع انسان کے لیے ماڈل اور نمونہ بنا دیا گیا۔ ان میں سے ایک فرعون کی بیوی تھی۔

فرمایا: ﴿اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ کہ اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور ﴿وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ﴾ اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات بخش۔ ﴿وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ اور ظالموں کی قوم سے مجھے نجات عطا فرما۔ اس میں کیا ماڈل ہے اور مردوں کے لیے کیا نصیحت ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ جہاں تک عورت کا خاوند سے رشتہ ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قدیم زمانوں میں یہ رشتہ ایسا تھا کہ عورت کلیتہً اپنے خاوند کے تابع مرضی اور مغلوب ہوا کرتی تھی۔ پھر خاوند اگر بادشاہ ہو تو اور بھی زیادہ رعب اور ہیبت پیدا ہو جاتی ہے۔ عام خاوند سے بھی اس زمانہ میں انکار کی مجال نہیں تھی اور عورت کلیتہً خاوند کے تابع ہوا کرتی تھی لیکن خاوند اور وہ بھی پھر بادشاہ۔ اور بادشاہ بھی وہ فرعون جس کی ہیبت اور جبروت کے قصے بائبل اور قرآن میں نیز تاریخ میں بھی محفوظ ہیں۔ سخت ظالم اور خدا کا دشمن اور اپنے آپ کو خدا کہنے والا۔ اس سے زیادہ کسی کے ایمان کو خطرہ پیش نہیں آسکتا جیسا فرعون کی بیوی کو تھا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی ان انتہائی مخالفانہ حالات میں حفاظت کی بلکہ اس حفاظت کا طریق بھی خداتعالیٰ نے بتا دیا کہ کیسے حفاظت کی۔ فرمایا وہ جابر فرعون کے ظلم سے بچنے کے لیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے صرف اپنے عزم پر توکل نہیں رکھتی تھی بلکہ اپنے رب کے حضور عاجزانہ گریہ وزاری کیا کرتی تھی۔ فرعون کی بیوی آسیہ ایسے خطرناک اور جابرانہ حالات میں موسیٰؑ پر اپنے ایمان میں نہیں ڈگمگائی۔

پس ہر مومن جس پر کوئی جابرانہ نظام مسلّط ہو اور اس کے دین کو زبردستی بدلنے کی کوشش کرے تو کم از کم اُس عورت جتنی تو ہمت دکھانی چاہیئے۔ لیکن اُسی کی طرح توکّل اپنی ہمت پر نہ ہو بلکہ خدا سے مدد مانگتے ہوئے اسی کے حضور جھکے۔ یہی مثال مردوں کے علاوہ عورتوں پر بھی بدرجہ اَتم چسپاں ہوتی ہے۔ بعض عورتوں کے خاوند بے دین اور مرتد ہو جاتے ہیں اور ساتھ اپنی بیوی کا دین بھی بدلنا چاہتے ہیں مگر اس بارہ میں وہ فرعون سے زیادہ جبر نہیں دکھا سکتے۔ پس کسی قیمت پر بھی عورت کو خاوند سے ڈر کر اپنا دین نہیں بدلنا چاہیئے اور مسلسل دعا میں لگے رہنا چاہیئے کہ اللہ اسے ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

پھر ایک اور مثال جو فرعون کی بیوی کی مثال سے بھی اعلیٰ ہے وہ حضرت مریمؑ کی مثال کے طور پر پیش فرمائی۔ فرمایا: ﴿وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ اور مریم بنت عمران کو دیکھو کہ اس نے کیسی اپنی عصمت کی حفاظت کی۔ ﴿فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا﴾۔ ہم نے اس میں خود اپنی روح پھونکی۔ یاد رکھئے یہاں اس میں ﴿فِیْهِ﴾ کا لفظ استعمال ہوا ہے ﴿فِیْهَا﴾ کا نہیں۔ یعنی ہم نے مریم میں نہیں بلکہ اس کے بیٹے میں اپنی روح پھونکی کیونکہ یہاں ضمیر مذکر کی استعمال فرمائی ہے۔ بعض مفسرین اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ﴿فِیْهِ﴾ سے مراد وہ بچہ ہے جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ لیکن دوسری جگہ اس مضمون کو ﴿فِیْهَا﴾ کہہ کے بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ ہم نے اس مریم میں اپنی روح پھونکی، اس عورت میں اپنی روح پھونکی۔ تو یہاں فرق کیوں ہے؟ فرق اس لیے ہے کہ یہاں مومنوں کی مثال دی گئی ہے۔ اور مریم کی بات کرتے کرتے مومن کو ضمیر کا مرجع بنا دیا گیا ہے کہ وہ مومن جو مریم کی شان اختیار کر لیتا ہے اس لئے کہ وہ مریمی شان رکھتا ہے، اس میں ہم اپنی روح پھونکتے ہیں۔ تو ہر وہ مومن جو اپنے نفس کی حفاظت کرتے ہوئے ایک ایسی پاکیزگی اختیار کر جاتا ہے کہ خدا کے پیار کی نظر اس کی پاکیزگی پہ پڑتی ہے۔ اس سے جو اسے روحانی اولاد نصیب ہوتی ہے اور اس میں جو روح پھونکی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی پاکیزگی کے نتیجہ میں اُسی کے اندر سے ایک اور ترقی یافتہ روحانی انسان پیدا کر دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ مرد کے مریم کی طرح بچہ تو نہیں ہو سکتا لیکن روحانی طور پر اس کے اندر سے اللہ کا ایک اور برگزیدہ انسان پیدا ہو سکتا ہے۔

چنانچہ مریمؑ کے متعلق خداتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ صَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ کُتُبِهٖ وَ کَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ﴾ کہ اس نے خداتعالیٰ کے کلمات کی تصدیق کی اور اسکی کتب کی تصدیق کی اور وہ بہت ہی عاجزی اختیار کرنے والی عورت تھی۔

پس اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مومن بلند تر روحانی درجہ نہیں پا سکتا جب تک نفسانی خواہشات سے کلیتہً اپنے آپ کو نہ بچائے اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلمات اور کتب کی تصدیق کرتے ہوئے وہ طریق نہ اختیار کرے جو مریمؑ نے اختیار کیا تھا کہ اس نے نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو پوری طرح بچانے کے بعد سب کلمات کی تصدیق کی، سب کتب کی تصدیق کی اور خدا کے حضور نہایت عاجزی اختیار کی۔ پس ان سب بڑے مراتب کے حصول کی خواہش نہ رکھتے ہوئے بھی اگر کوئی مومن مریمؑ کی طرح عاجزی اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی عاجزی کو قبول کرتے ہوئے اس کے مراتب بلند فرمائے گا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا اسی مضمون کا ایک شعر ہے کہ ۔

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

کہ تم ہر دوسرے انسان سے اپنے آپ کو کمتر سمجھو۔ شاید یہی عاجزی اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے اور وہ اپنے وصل کے گھر میں تمہیں داخل فرمالے۔

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ان ہی مومنوں میں سے ایک مومن ہیں جن پر یہ آیت پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

”مجھ پر ایک حالت تھی جو میں مریم کی طرح تھا اور پھر اس مریمی حالت سے میرے اندر سے عیسیٰ کا بچہ پیدا ہوا اور میں ابن مریم بن گیا۔“

اس مضمون کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں مختلف مخالف اور گندہ ذہن علماء نے حضرت مسیح موعودؑ کو سخت تضحیک کا نشانہ بنایا۔ بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کیں اور بعض بڑے بڑے گندے فقرے چست کئے کہ اچھا جب آپ مریم تھیں تو کیا ہوا تھا۔ کس طرح آپکی یہ کیفیت ہوئی تھی۔ کسطرح آپکے پیٹ میں بچہ بنا تھا اور پھر وہ پیدا کس طرح ہوا وغیرہ وغیرہ۔ نہایت بیہودہ اور سفاکانہ اور ظالمانہ باتیں انہوں نے کیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم پر ان کی نظر نہیں تھی۔

ایک دفعہ میری سوال وجواب کی مجلس میں کراچی کے وفد کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی تشریف لائے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ دیگر غیر احمدیوں پر سوال وجواب کی مجلس کا اچھا اثر ہو رہا ہے تو اس نے بظاہر بڑا بھولا سا بن کر ازراہ شرارت مجھ سے یہ سوال کیا کہ اچھا مرزا صاحب باقی باتیں چھوڑیں۔ مجھے یہ تو بتائیں کہ جماعت احمدیہ کے بانی جب مریم بنے تھے تو کس طرح بنے تھے اور عورتوں والی کیا ان میں باتیں پیدا ہوئی تھیں۔ اور پھر وہ بچہ کس درد اور تکلیف سے پیدا ہوا تھا۔ ذرا وہ سارا قصہ تو سنائیے۔ میں نے کہا مولوی صاحب! آپ کو دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے آپ کو قرآن کریم کا ہی علم نہیں اور آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے سورۃ التحریم کی یہ آیتیں نہیں پڑھیں۔ کیا آپ کو قرآن کریم پر ایمان نہیں ہے۔ قرآن کریم نے آپ کو اختیار نہیں دیا، قرآن کریم نے لازم کر دیا کہ اگر تم مومن ہو تو ان دو عورتوں کی مثالیں پکڑنا لازم ہے۔ پس اگر آپ مریم نہیں بن سکتے تو فرعون کی بیوی تو بن کے دکھائیں۔ اور اگر آپ فرعون کی بیوی بنیں گے تو میں آپ سے پوچھوں گا کہ آپ کے فرعون کے ساتھ کیسے تعلقات تھے اور کیا کیا ماجرا گزرا۔ پھر آپ کیا جواب دیں گے۔ آپ کے لئے راہِ فرار نہیں رہے گی سوائے اس کے کہ کہیں کہ میں مومن نہیں۔ ورنہ لازماً آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو حملے کئے ہیں وہ واپس لینے پڑیں گے۔ چنانچہ جب میں نے یہ جواب دیا انہوں نے بار بار کہا کہ اب بس کریں، کافی ہو گئی ہے میرے ساتھ۔ اور اب لوگوں کے سامنے مجھے رسوا نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کے فہم کی کمی یا کلیتہً لاعلمی کے نتیجہ میں خداتعالیٰ کے پاک بندوں پر اعتراض ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اسی اعتراض کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ لیکن بتانا اس وقت یہ مقصود ہے کہ آج دنیا میں جو حضرت **مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں مسیحیت دوبارہ پیدا ہوئی ہے اس میں بھی ایک عورت کا احسان ہے، مریم کا احسان ہے۔ اور مریمی حالت دوبارہ پیدا ہوئی تب مسیح پیدا ہوئے۔ کتنا عظیم الشان مقام ہے جو عورت کو دیا گیا ہے۔** لیکن لوگ کہتے ہیں جی اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں، کوئی منصب نہیں۔ یہ محض لاعلمی اور جاہلیت ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

MOB Air Travel

جرمنی کا جانا پہچانا نام ہے جو دنیا بھر کے لئے نہایت موزوں قیمت پر ائر ٹکٹ
اور یورپ کے کسی بھی کونے سے Dover-Calais یا Calais-Dover فیری کے لئے
آپ کی خدمت میں پیش پیش ہے۔ بکنگ کے لئے ہمارے نئے دفتر کے فون نمبر

069-42602836 یا 069-5072603

پر رابطہ کر کے ہماری خدمات سے استفادہ فرمائیں
E-mail: mob-air@web.de
www.mob-air.de

بیلہ بوتیک کی طرف سے اپنے تمام کرم فرماؤں کو پیشگی

عید مبارک

سیل کے سوٹوں پر مزید سیل

سوٹ ۱۵یورو اور ۲۰ یورو ۔ برقعہ ۲۰یورو اور ۲۵یورو

ان سلے سوٹ، کھلا کپڑا اور عید کے موقع پر لیڈیز شوز بھی دستیاب ہیں

Tel: 069. 24279400 Kaiser Str. 64 Frankfurt . Germany

خطبہ جمعہ

رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام، متقی کا شیوہ نہیں

فلاح پا گیا وہ شخص جس نے اس حال میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رازقیت اور رزّاقیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۱؍جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۱؍صلح ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم-

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج بھی خدا تعالیٰ کی صفات رزّاق اور رازق کا مضمون جاری رہے گا اور ممکن ہے اگلے ایک دو خطبات میں بھی جاری رہے۔

سب سے پہلی سورۃ البقرہ کی ۲۱۳ویں آیت ہے جس میں ذکر ملتا ہے کہ ﴿زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دنیا کی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ اور یہ اُن لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا وہ قیامت کے دن ان سے بالا ہوں گے۔ اور اللہ جسے چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کافر جب کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اُسے اس کی جزا کے طور پر دنیا میں ہی کچھ دے دیا جاتا ہے مگر مومن کے نیک کام اللہ تعالیٰ اُس کے لئے قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے اور اس کی اطاعت کے بدلے اُسے دنیا میں بھی رزق عطا کرتا ہے۔

(مسلم۔ كتاب صفة القيامة)

حضرت عائذؓ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے اس رزق میں سے کچھ ملے، بغیر اس کے کہ اُس نے وہ مانگا ہو یا دل میں اس کی لالچ رکھی ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے رزق کو وسعت دے۔ اور اگر اسے اس چیز کی حاجت نہ ہو تو اسے کسی ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس چیز کا اس شخص سے زیادہ حاجت مند ہو۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند البصريين)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا (تعالیٰ) کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا مومن کا کام، متقی کا شیوہ نہیں۔ یہ جو پراگندہ روزی ہیں پراگندہ دل کہتے ہیں، اس کے یہ معنے ہیں کہ جو پراگندہ دل ہو وہ پراگندہ روزی رہتا ہے۔ اوّل تو صادقوں کے سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پراگندہ روزی بنا لیا"۔ یعنی خود ہی بنا لیا۔ "دیکھو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے، بڑے معزز۔ آنحضرت ﷺ پر ایمان لا کر سب کو دشمن بنا لیا۔ کاروبار میں بھی فرق آ گیا۔ یہاں تک کہ اپنے شہر سے بھی نکلے۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچی تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کُل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔"

(بدر۔ جلد۷۔ نمبر۷۔ بتاریخ ۲۰؍ فروری ۱۹۰۸ء۔ صفحہ ۳)

اب سورۃ المائدہ کی آیت ۱۱۵: ﴿قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾۔ عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دستر خوان اتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تُو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

حضرت سعدؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العشرة المبشرين)

تو وہ رزق بہتر ہے جو کسی نے اپنی محنت سے کمایا ہو اور اس کو دکھاوے کے طور پر ظاہر نہ کرتا ہو اور پھر وہ کفایت کر جائے۔

مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے حضرت عطاءؓ بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ بن خطاب کی طرف کوئی چیز بطور عطیہ ارسال فرمائی تو حضرت عمرؓ نے وہ واپس بھجوا دی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے کیوں واپس بھیجا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے ہی ہمیں یہ نہیں بتایا کہ تمہارے لئے یہ بہتر ہے کہ تم کسی سے کوئی چیز نہ لو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم تو (کسی سے کوئی چیز) مانگنے کے بارے میں تھا۔ مگر جو چیز مانگے بغیر کسی کو ملے تو وہ ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ اُسے دے رہا ہے۔ حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کی: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مَیں کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں گا اور اگر بغیر مانگے کوئی چیز میرے پاس آئی تو ضرور قبول کر لوں گا۔ (موطا امام مالک، كتاب الجامع)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:-

"﴿لِاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا﴾: اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دُعا کا اثر حواریوں کے لئے نہیں تھا اور نہ مائدہ کوئی ایسی چیز ہے کہ صرف حواری ہی اس سے مستفیض ہوں گے بلکہ عام رزق مراد ہے جیسے کہ آگے خود تشریح کی ہے: ﴿وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾۔

﴿اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ﴾: یہاں علماء کی بحث ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا سُن کر وہ ڈر گئے۔ مگر میرے نزدیک یہ دعا کی گئی اور یقیناً قبول ہوئی۔ دیکھتے نہیں عیسیٰؑ کے نام لیووں کے پاس کتنا رزق ہے، کتنی دولت ہے۔ یہاں تک کہ دن میں کئی بار لباس تبدیل کرتے اور نئے سے نئے کھانے کی وجہ سے گویا ہر روز اُن کے ہاں عید ہوتی ہے۔ ﴿عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا﴾ کے لفظ کا اثر ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۹؍ اگست ۱۹۰۹ء)

اب یہ سوچنے والی بات ہے کہ آج کل کی عیسائی دنیا کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ کیوں ان پر اتنے رزق کی فراخی ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہی تھی جو سورۃ مائدہ میں مذکور ہے جس کے نتیجہ میں ان کے آخرین کو بھی کثرت سے رزق عطا فرمایا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کُل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں"۔ یعنی صحابہ میں پرانے انبیاء کی شان ملتی ہے۔ ہر قسم کے نبیوں کے نمونہ پر کوئی نہ کوئی صحابی

موجود ہے۔"انہوں نے بکریوں کی طرح جان دیدی اور اُن کی مثال ایسی ہے جیسے نبوت کی ایک ہیکل آدم سے لے کر چلی آتی تھی اور سمجھ نہ آتی تھی مگر صحابہ کرام نے چمکا کر دکھلا دی اور بتلا دیا کہ صدق اور وفا اسے کہتے ہیں۔......... قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو عیسیٰ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا تاکہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ مائدہ سے پیشتر اُن کی حالت نَعْلَمُ کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی انہوں نے بسر کی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی جاتی۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے ہوئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے۔ پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحبِ یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔"

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۵۔ بتاریخ ۲۰/فروری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۳۵)

اب سورۃ انفال کی آیت ۲۷: ﴿وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے (اور) زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے (اور) ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اُچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔

ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فلاح پا گیا جس نے اس حال میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارہ ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو۔ (ترمذی، کتاب الزھد)

اب یہ ہمارے تجربہ میں ہے کہ بہت سے احمدی بھی ایسے ہیں جو بہت ہی غربت میں گزارہ کرتے ہیں اور پھر بھی چندے ادا کرتے ہیں کیونکہ وہ قناعت کرنے والے ہیں اور تھوڑا سا رزق کمانے کے باوجود اسی میں سے بچاتے ہیں۔ میرے اپنے تجربہ میں یہ بات آئی ہے ایک دفعہ سفر کے دوران ایک سٹیشن پر ہم اترے تو ایک بہت ہی غریب آدمی نے، جو ظاہر تھا کہ غریب آدمی ہے کچھ پیسے جمع کر کے چندہ کے طور پر دے دئے اور ایک بہت امیر آدمی کے ہاں دعوت تھی جس کا چندہ کچھ نہیں تھا۔ تو مَیں نے اس سے کہا کہ مَیں تمہارے ہاں روٹی نہیں کھاؤں گا مَیں اس غریب کے ہاں کھاؤں گا۔ کیونکہ اس نے اپنے پیسے میں سے خدا کی خاطر پیش کیا ہے تو جو بھی ہو غریبانہ لقمہ وہ میرے لئے بہتر ہے۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ حقیقت میں وہ لوگ رزق میں سے محنت کر کے کماتے ہیں اور بچت کر کے پھر چندے دے دیتے ہیں ان کے چندے تو ناقابل یقین حد تک زیادہ ہوتے ہیں۔ کہنے کو چند پیسے ہیں مگر ہوتے بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتب میں چند آنے، پیسے دینے والوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اب جو اس کثرت سے لاکھوں کروڑوں مل رہے ہیں یہ انہی پیسوں کی برکت ہے اس لئے خواہ مخواہ اپنے دل میں متکبر نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے زمانہ میں اتنی رقم اور اتنے اموال قربان کئے جاتے ہیں۔ یہ سارے انہی پیسوں کی برکت ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں غرباء نے قربانی کے طور پر دئے تھے۔

سورۃ ھود آیت نمبر ۷: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا. كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾۔ اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی، ہر چیز ایک کھلی کتاب میں ہے۔

پھر ہے ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا. اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ. وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (العنکبوت: ۶۱) اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے جاندار ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھائے پھرتے۔ اللہ ہی ہے جو انہیں رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ خوب سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ایک زمیندار اس نکتہ کو خوب سمجھتا ہے کہ غلّہ کے حصول کے لئے زمین کی کاشت اور پھر اس میں تخم ریزی اور آب رسانی کی ضرورت ہے۔ اور وہ باوجود اللہ تعالیٰ کو خیر الرازقین جاننے اور مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (کوئی جانور نہیں مگر کہ اس کا رزق اللہ کے ذمّے ہے) پر ایمان لانے کے محنت کرتا اور ان اسباب سے کام لیتا ہے۔ ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی مانتا ہے کہ آنکھیں بند کر لیں تو زبان سے نہیں دیکھ سکتے اور مَشک کا منہ اگر کھول دیں تو ضرور ہے کہ پانی سے خالی ہو جائے۔ غرض یہ تو سب جانتے ہیں کہ سلسلہ اسباب کا مسبّبات سے وابستہ ہے اور ہر ایک فعل کا ایک نتیجہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قواعد و ضوابط اٹل ہیں۔ مگر بڑے تعجب کی بات ہے کہ بایں ہمہ لوگ دین میں بداعمالی و نیک اعمالی کے نتائج سے غافل ہیں اور جنت کو بغیر کسی صالح عمل اور ایمانِ صحیح کے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دین کے بارہ میں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (اللہ بخشنہار ہے) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ ہر چیز پر قادر ہے) پڑھنے میں بڑے دلیر ہیں۔ (تشحیذ الاذہان۔ نمبر ۲)۔ یعنی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ بخش دے گا تو بخش دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں: "﴿كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ﴾ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کا کیا حال ہوگا اس کے جواب میں فرماتا ہے مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو"۔ ہجرت کرتے ہوئے یہ فکر کہ خرچ کیا ہوگا۔ اس میں مہاجرین بھی شامل ہیں جو ہمارے آج کل کے زمانہ کے ہیں وہ نیک دل مہاجرین بھی جو ہجرت کرتے ہیں اور توکل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی خرچ کا انتظام فرما دے گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہو۔ "دیکھو وہی جانور جو گھونسلے میں کچھ نہیں رکھتے وہ بھی آخر سفر کی مشقت اٹھاتے ہیں، کاوش کرتے ہیں، محنت سے ابتغاءِ فضل کرتے ہیں"۔

پھر ایک اور جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "﴿اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ﴾ مہاجرین کے رزق کا بھی اللہ متکفل ہے، جانور گھر سے کچھ ساتھ لے کر نہیں چلتے مگر محنت ضرور کرتے ہیں۔ پس مہاجرین کو ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا جائز نہیں"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اگر خدا سے کوئی روٹی مانگے تو کیا نہ دے گا۔ اس کا وعدہ ہے ﴿مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾۔ کتے بلّی بھی تو اکثر پیٹ پالتے ہیں اور کیڑوں مکوڑوں کو بھی رزق ملتا ہے۔"

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۴۔ بتاریخ ۱۳/فروری ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۲۸)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:-

"زمین پر کوئی بھی ایسا چلنے والا نہیں جس کے رزق کا خدا آپ متکفّل نہ ہو۔"

(ست بچن۔ صفحہ ۸۵)

سورۃ ھود آیت ۸۹: ﴿قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا. وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ. اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ. وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ﴾۔ اس نے کہا اے میری قوم! مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میں اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن حجت پر قائم ہوں اور وہ مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کرتا ہے (پھر بھی کیا میں وہی کروں جو تم چاہتے ہو)۔ جبکہ میں کوئی ارادہ نہیں رکھتا کہ جن باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں خود میں وہی کرنے لگ جاؤں۔ میں تو صرف حسبِ توفیق اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اللہ کی تائید کے سوا مجھے کوئی مدد حاصل نہیں۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔

ابو تمیم جیشانی روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے وہ ضرور تم کو ویسے ہی رزق عطا کرے گا جیسے پرندوں کو رزق عطا کرتا ہے۔ پرندے خالی پیٹ صبح جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آ جاتے ہیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

(ابن ماجہ کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴿رَزَقَنِی مِنْهُ﴾ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مَیں بدمعاملگی نہیں کرتا"۔ اپنے متعلق فرما رہے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ﴿رَزَقَنِی مِنْهُ﴾ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے رزق عطا فرمایا ہے۔ "مَیں بدمعاملگی نہیں کرتا یعنی دین میں دھوکہ نہیں کرتا پھر بھی مجھے خدا نے اپنی جانب سے بہت عمدہ رزق دے رکھا ہے۔ تم کیوں ﴿وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ﴾ (ھود:۸۵) پر عمل نہیں کرتے۔ میری مثال سے ظاہر ہے کہ حصول رزق ماپ تول کی کمی پر موقوف نہیں"۔

(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۳۷۲،۳۷۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس کو راضی کرنے کے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اس کو متقی کہتے ہیں .... اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ ﴿مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سُود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ مَیں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے، اُن کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے (سے) رزق دوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ ﴿فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ﴾ جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں، وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا، وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔"

(البدر۔ جلد ۳۔ نمبر ۲۵۔ بتاریخ یکم جولائی ۱۹۰۴ء)

سورۃ ابراہیم آیت ۳۳: ﴿اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ﴾ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس کے ذریعہ کئی پھل نکالے (جو) تمہارے لئے رزق کے طور پر (ہیں)۔ اور تمہارے لئے کشتیاں مسخر کیں تا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں۔ اور تمہارے لئے دریاؤں کو مسخر کر دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک روز، جبکہ آپ کا روئے مبارک (ملک) شام کی طرف تھا، یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) موڑ دے۔ پھر آپؐ نے عراق کی طرف رُخ کیا اور ایسی ہی دعا کی۔ پھر آپؐ نے ہر اُفق کی طرف رُخ کر کے یہی دعا مانگی اور فرمایا: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ ثَمَرَاتِ الْاَرْضِ وَ بَارِكْ لَنَا فِی مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔ یعنی اے اللہ! ہمیں زمین کے ثمرات میں سے رزق عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مُدّ اور صاع میں برکت ڈال دے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

حضرت علامہ فخر الدین رازی سورۃ ابراہیم کی اس آیت میں سے ﴿فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ "اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پھلوں کو اس لئے نکالا ہے کہ وہ ہمارے لئے بطور رزق کے ہوں اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مکلف مخلوق کو خیر اور نفع پہنچانے کی غرض سے ان پھلوں کو پیدا کیا ہے کیونکہ احسان اسی وقت احسان بنتا ہے جب احسان کرنے والا احسان کئے جانے والے کو نفع پہنچانے کی غرض سے کوئی فعل کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر رازی)

اب روزانہ ہر احمدی غریب ہو یا امیر ہو کچھ نہ کچھ پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق کے طور پر کھاتا ہے اور پھل کھاتے وقت سوچتا بھی نہیں کہ یہ پھل کس طرح پیدا کیا گیا، کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے مٹی میں سے اگایا اور ایک ہی پانی سے وہ درخت پانی پلایا گیا اور پھر طرح طرح کے پھل اس میں لگتے ہیں تو یہ حیرت انگیز نظام ہے اگر اس پر غور کرو تو عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شان ہے کس شان سے ہمیں رزق عطا فرمایا ہے، ہر پھل جو انسان استعمال کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے رزّاق ہونے کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

سورۃ النحل: ﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ۚ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ﴾ (النحل:۷۲)۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض دوسروں پر رزق میں فضیلت بخشی ہے۔ پس وہ لوگ جنہیں فضیلت دی گئی وہ کبھی اپنے رزق کو ان کی طرف جو ان کے ماتحت ہیں اس طرح لوٹانے والے نہیں کہ وہ اس میں ان کے برابر ہو جائیں۔ پھر کیا وہ (اس) حقیقت کے جاننے کے باوجود اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے جسمانی نشوونما اور رزق کے لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف (بھی) نظر کرے۔ ایسا کرنا اس بات کے زیادہ قرین قیاس ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہونے والی نعماء کی ناقدری نہ کر بیٹھے۔ (ترمذی۔ کتاب اللّباس)

اب رسول اللہ ﷺ نے یہ ایک بہت عظیم الشان اور عمدہ اصول بیان فرمایا ہے۔ ہر غریب اور کمزور آدمی سے غریب تر اور کمزور آدمی بھی کوئی نہ کوئی ہو گا بجائے اس کے کہ صرف اوپر کی طرف کو دیکھے کہ کون مجھ سے زیادہ اچھا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں حسد پیدا ہو وہ اگر اپنے سے کم تر کو دیکھے تو جذبۂ شکر پیدا ہو گا کہ الحمد للہ مَیں اس سے ہر لحاظ سے بہتر ہوں۔

سنن ابن ماجہ کتاب التجارۃ۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنس کو بازار میں لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب التجارات)۔

اب یاد رکھیں کہ ذخیرہ اندوزی کر کے رزق کی قیمت بڑھانا بہت بڑا گناہ ہے اور کئی لالچی اور حریص لوگ اس غرض سے، سندھ میں میرا تجربہ ہے تھرپارکر کے علاقہ میں کہ، دانے زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے کہ جب بہت مہنگے ہو جائیں گے تو پھر ہم ان کو سود پر دیں گے۔ اور جتنا وہ غریب ہندو سارا سال اس علاقہ میں کماتے تھے وہ ان پرانے دانوں کی نذر ہو جایا کرتا تھا اور سود پھر چڑھ جاتا تھا۔ تو یہ ذخیرہ اندوزی سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جتنا رزق ہے اس کو بازار میں پھینک دو اور جو بھی قیمت ہے اس سے وصول کرو۔ جب مہنگائی ہو گی، رزق کم ہو گا تو خود بخود سب برابر کا Suffer کریں گے۔ اس لئے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ رزق کو روک کر اس کی قیمت بڑھانا جائز نہیں۔

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن عفان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نیند رزق سے محروم کر دیتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العشرۃ المبشرین)

MTA International

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST	
France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02-35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

اب یہ بھی ایک بہت بڑی حکمت کی بات ہے کہ صبح جو دیر تک سوتے ہیں وہ رزق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ صبح کے وقت جلدی اٹھنے کی عادت سے رزق میں بہت برکت پڑتی ہے۔ اب جب ہم صبح سیر پہ جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ کوڑا اٹھانے والے لوگ بھی اٹھ کے صبح صبح محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر یہ لوگ نہ ہوں تو ہمارے گھر کوڑا کرکٹ سے بھر جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ایسا ہے جو ہر حال میں ہم پر نازل ہو رہا ہے اور ہم اس پر غور نہیں کرتے۔ پس غور اور فکر کیا کرو کہ خدا تعالیٰ نے یہ کتنا کاروبار جاری فرمایا ہے جس کے نتیجہ میں ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی مشکل سے رہائی ملی ہوئی ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے رزق کیسے عطا کیا اس کی چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں، اور ایسا رزق عطا فرمایا جس سے پہلے بطور الہام بھی اطلاع کر دی گئی تھی۔

۹رمئی ۱۸۸۴ء کو نواب علی محمد خان صاحب آف جھجر کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمایا:-

"حضرت خداوند کریم کی قبولیت کی ایک یہ نشانی ہے کہ بعض اوقات آپ کی توجہات کی مجھ کو وہ خبر دیتا رہا ہے اور پرسوں کے دن بھی ایک عجیب بات ہوئی کہ ابھی آں مخدوم کا منی آرڈر نہیں پہنچا تھا اور نہ خط پہنچا تھا کہ ایک منی آرڈر آپ کی طرف سے برنگ زرد مجھ کو حالت کشفی میں دکھلایا گیا۔ اور پھر آں مخدوم کے خط سے اس عاجز کو بذریعہ الہام اطلاع دی گئی اور آپ کے مافی الضمیر سے اور خط کے مضمون سے مطلع کیا گیا۔ اس میں یہ پیرایہ الہامی عبارت بطور حکایت آں مخدوم کی طرف سے یہ بھی فقرہ تھا: میرے خیال میں یہ آپ کی توجہ کا اثر ہے۔ چنانچہ یہ خط کا مضمون اور مافی الضمیر کا منشاء تین ہندوؤں اور بہت سے مسلمانوں کو بھی بتلایا گیا۔ ازاں بعد آں مخدوم کا منی آرڈر اور خط بھی آگیا۔"

(الحکم۔ جلد ۳۔ نمبر ۳۴۔ بتاریخ ۲۳رستمبر ۱۸۹۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو رزق دیا جاتا تھا اللہ تعالیٰ پہلے اس سے مطلع کر دیا کرتا تھا۔ یہ روزمرہ کا کام تھا اور صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک طرح کا رزق اللہ ہی سے ملتا ہے مگر خصوصی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق عطا کرنے کا انتظام ہوتا تھا۔

"بتاریخ ۶رستمبر ۱۸۸۳ء روز پنجشنبہ: خداوند کریم نے عین ضرورت کے وقت میں اس عاجز کی تسلی کے لئے اپنے کلام مبارک کے ذریعہ سے یہ بشارت دی کہ بست و یک روپیہ آنے والے ہیں۔ چونکہ اس بشارت میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ آنے والے روپیہ کی تعداد سے اطلاع دی گئی اور کسی خاص تعداد سے مطلع کرنا ذات غیب دان کا خاصہ ہے کسی اور کا کام نہیں ہے۔ دوسری عجیب بر عجیب یہ بات تھی کہ یہ تعداد غیر معہود طرز پر تھی کیونکہ قیمت مقررہ کتاب سے اس تعداد کو کچھ تعلق نہیں۔" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کی قیمت جو تھی اس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے یہ اس کے علاوہ تھا۔ "پس انہیں عجائبات کی وجہ سے یہ الہام قبل از وقوع بعض آریوں کو بتلایا گیا۔ پھر 10رستمبر 1883ء کو تاکیدی طور پر سہ بارہ الہام ہوا کہ بست و یک روپیہ آئے ہیں۔ جس الہام سے سمجھا گیا کہ آج اس پیشگوئی کا ظہور ہو جائے گا۔ چنانچہ ابھی الہام پر شاید تین منٹ سے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوگا کہ ایک شخص وزیر سنگھ نامی بیمار دار آیا اور اُس نے آتے ہی ایک روپیہ نذر کیا۔ ہر چند علاج معالجہ اس عاجز کا پیشہ نہیں اور اگر اتفاقاً کوئی بیمار آجاوے تو اگر اس کی دوا یاد ہو تو محض ثواب کی غرض سے للہ فی اللہ دی جاتی ہے لیکن وہ روپیہ اُس سے لیا گیا۔ کیونکہ فی الفور خیال آیا کہ یہ اُس پیشگوئی کی ایک جز ہے"۔ یعنی اکیس میں سے ایک۔ "پھر بعد اس کے ڈاکخانہ میں ایک اپنا معتبر بھیجا گیا اس خیال سے کہ شاید دوسری جز بذریعہ ڈاکخانہ پوری ہو۔ ڈاکخانہ سے ڈاک منشی نے جو ایک ہندو ہے، جواب میں یہ کہا کہ میرے پاس صرف ایک منی آرڈر پانچ روپیہ کا جس کے ساتھ ایک کارڈ بھی نتھی ہے، ڈیرہ غازیخان سے آیا ہے، سو ابھی تک میرے پاس روپیہ موجود نہیں، جب آئے گا تو دوں گا۔ اس خبر کے سننے سے سخت حیرانی ہوئی اور وہ اضطراب پیش آیا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ عاجز اسی تردّد میں سر بزانو تھا اور اس تصور میں تھا کہ پانچ اور ایک مل کر چھ ہوئے۔ اب اکیس کیونکر ہوں گے۔ یا الٰہی یہ کیا ہوا۔ سو اسی استغراق میں تھا کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا: بست و یک آئے ہیں، اس میں شک نہیں۔ اِس الہام پر دو پہر نہیں گزرے ہوں گے کہ اُسی روز ایک آریہ کہ جو ڈاک منشی کے پہلے بیان کی خبر سُن چکا تھا، ڈاکخانہ میں گیا اور اُس کو ڈاک منشی نے کسی بات کی تقریب سے خبر دی کہ دراصل بست روپیہ آئے ہیں اور پہلے یونہی منہ سے نکل گیا تھا جو میں نے پانچ روپیہ کہہ دیا۔ چنانچہ وہی آریہ بیس روپیہ معہ ایک کارڈ کے جو منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی طرف سے تھا، لے آیا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ کارڈ بھی منی آرڈر کے کاغذ سے نتھی نہ تھا اور نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ روپیہ آیا ہوا تھا۔ اور نیز منشی الٰہی بخش صاحب کی تحریر سے جو بحوالہ ڈاکخانہ کے رسید کی تھی، یہ بھی معلوم ہوا کہ منی آرڈر ۶رستمبر ۱۸۸۳ء کو یعنی اُسی روز جب الہام ہوا، قادیان پہنچ گیا تھا۔ پس ڈاک منشی کا سارا املاء انشاء غلط نکلا اور حضرت عالم الغیب کا سارا بیان صحیح ثابت ہوا۔ پس اِس مبارک دن کی یادداشت کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی لے کر بعض آریوں کو بھی دی گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی آلَائِہٖ وَنَعْمَآئِہٖ ظَاھِرِھَا وَبَاطِنِھَا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اوّل۔ صفحہ ۶۲۳ تا ۶۲۶)

۴رنومبر ۱۸۹۸ء کو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے نام اپنے مکتوب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:-

"آج ۴رنومبر ۱۸۹۸ء میں خواب میں مجھ کو دکھلایا گیا کہ ایک شخص روپیہ بھیجتا ہے۔ مَیں بہت خوش ہوا اور یقین رکھتا تھا کہ آج روپیہ پچاس آئے گا۔ چنانچہ آج ہی ۴رنومبر ۱۸۹۸ء کو آپ کا روپیہ پچاس آ گیا۔ فالحمد للہ وجزاکم اللہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روپیہ بھیجنا درگاہِ الٰہی میں قبول ہے۔" (از مکتوبات بنام ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب)

۲۷رجولائی ۱۹۰۳ء۔

"خواب میں مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص گویا چراغ یا فجّا گورداسپور سے آیا ہے اور اس کے پاس کچھ روپے اور کچھ پیسے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ یہ بقیہ چندہ گورداسپور سے لایا ہوں۔ مَیں نے ایک برتن میں وہ روپے پیسے جمع کرا دیے تو معلوم ہوا کہ بہت سے پیسے ہیں۔ مَیں نے چاہا کہ یہ چندہ کا روپیہ ہے، اس کو گن لیں۔ جب مَیں گننے لگا تو وہ تمام پیسے کشمش کی شکل پر ہو گئے ہیں۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۱۳)

"اُعْطِیْتُمْ کُلَّ نَعِیْمٍ تُرْزَقُوْنَ مِنْ فَوْقِکُمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ۳۰راپریل ۱۹۰۴ء کا۔ ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے یہ ہے: تمہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی تھیں۔ اوپر سے بھی رزق ملے گا اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی۔

اب آج کے اس مختصر خطبہ میں یہی مضمون ہے اور ابھی یہ رازق اور رزّاق کا مضمون آئندہ بھی جاری رہے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ایک خطبہ میں یا دوسرے خطبہ میں یہ مضمون ختم ہو۔

پس ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حسب حال بہت رزق عطا فرمائے اور ایسی طرح رزق عطا فرمائے جو اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو کیونکہ رزق کی تنگی کے خطوط بہت آتے ہیں اور مَیں تو سوائے عاجزی سے دعا کرنے کے اور کچھ بھی چارہ نہیں رکھتا، تکلیف ہوتی ہے بعض لوگوں کی غربت پر، جہاں تک توفیق ملے ان کی غربت دور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے مگر غربت بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے اور ناممکن ہے کہ ہم باوجود خواہش کے سب غربت کو دور کر سکیں۔ پس دعا کریں اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی اور غیر احمدیوں کی بھی غربت دور فرمائے اور جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ غربت کے خلاف ایک عالمی جہاد کرے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فیصد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے۔ اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے۔

نئے کورس کے داخلے جاری ہیں ۔جلد رجوع کریں

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کے صوبہ کوسٹ (Coast) کے مرکزی قصبہ کیبٹی (Kibiti) میں

علاقائی جلسہ کا انعقاد اور احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کا شاندار افتتاح

(رپورٹ: مظفر احمد باجوہ مبلغِ سلسلہ)

آج کے دور میں جبکہ دنیا میں ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے جماعت احمدیہ عالمگیر دن رات اس فکر میں مگن اور عمل پیرا ہے کہ کسی طرح سے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے اور اس کی توحید قائم ہو جائے اور ہر طرف اس کی شان اور عظمت کے گُن گائے جائیں۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ خلیفہ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں، آپ کی مختلف تحریکات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے جماعت احمدیہ کثرت کے ساتھ اور بڑے پیمانے پر کامیابیاں حاصل کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف گامزن ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنے اس مقصد میں اپنی منزل کے قریب سے قریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کی وارث بن رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک نظم میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے یوں اظہار فرمایا تھا کہ ؎

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

جس قطرہ کو آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے زیرِ سایہ پنپ کر دریا کی شکل اختیار کرتے ہوئے دیکھا تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے مسیحؑ کا وہ دریا آج ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دنیا کے فلاں خِطہ میں تو جماعت احمدیہ پہنچ چکی ہے مگر فلاں میں نہیں پہنچی بلکہ ہر زبان یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ قادیان کی بستی سے اُٹھنے والی ایک آواز آج عالمگیر آواز بن چکی ہے اور ایک بحرِ بیکراں کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے ان بیشمار فضلوں اور احسانات کا تقاضا ہے کہ ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو سمیٹا اور سنبھالا جاسکے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے دیگر اقدامات کے علاوہ ملک ملک میں سو مساجد کی تعمیر کی سکیم کا عظیم الشان اعلان فرمایا۔ کیبٹی (Kibiti) میں احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر بھی آپ ہی کی توجہ اور شفقتوں کا فیض ہے۔ پیارے امام کی اس مبارک سکیم کے تحت یہ جماعت احمدیہ تنزانیہ کی بتیسویں مسجد ہے۔

کیبٹی (Kibiti)

کیبٹی تنزانیہ کے صوبہ کوسٹ (Coast) کا ایک قصبہ ہے جو اس صوبہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ قصبہ دارالسلام جماعتی مرکز سے جنوب کی طرف ۱۲۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور دارالسلام سے تنزانیہ کے دو دیگر صوبوں لِنڈی اور مٹوارہ کو ملانے والی واحد شاہراہ پر واقع ہے جو آگے جاکر ہمسایہ ملک موزمبیق میں داخل ہو جاتی ہے۔ کیبٹی ساحلِ سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے ایک سر سبز و شاداب علاقہ ہے۔ یہاں پر کئی قسم کے پھلدار درخت بکثرت پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر ناریل اس علاقہ کی سوغات ہے۔

کیبٹی میں جماعت احمدیہ کا قیام

اس علاقہ میں سب سے پہلی جماعت ۱۹۵۵ء میں ایک گاؤں "مکونگو" میں قائم ہوئی جو کیبٹی سے تقریباً 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

Kibiti کے مقام پر نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کا ایک خوبصورت منظر

یہاں سے بعض لوگ آکر کیبٹی میں آباد ہوگئے اور پھر ان کی تبلیغ کے ذریعہ یہاں پر باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ کیبٹی کے ابتدائی قابل ذکر احباب میں سے مکرم بوانا یوسف مارنڈا صاحب، مکرم مزے رشید موسیٰ اُدگا نڈو صاحب، مکرم عبداللہ بکری مسانجا صاحب اور مکرم بوانا کنگو انڈے صاحب ہیں۔

پچھلے چند سالوں کے دوران یہاں پر باقاعدہ تبلیغی مہمات کا بڑے پیمانے پر آغاز کیا گیا اور معلمین اور داعیین کی کوششوں کے نتیجہ میں اس علاقہ میں بڑی کثرت سے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ کیبٹی صوبہ کا مرکزی قصبہ ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے لئے بھی بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ یہاں جماعت احمدیہ کا سنٹر قائم ہو جو اس پورے علاقے کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہو۔ چنانچہ ۲۰۰۰ء کے آغاز میں محترم مظفر احمد صاحب درّانی امیر جماعت تنزانیہ نے یہاں کا دورہ کیا اور قصبہ کے عین وسط میں سڑک کے ساتھ ایک پلاٹ تجویز فرمایا جس کا مالک اسے بیچنے پر راضی ہو گیا۔ جس میں اس کا گھر بھی تھا جو کہ اب بوسیدہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ فوراً یہ پلاٹ خرید لیا گیا اور مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا۔

مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر

۲۱ر نومبر ۲۰۰۰ء کو محترم امیر صاحب تنزانیہ نے خاکسار (مظفر احمد باجوہ) کو کیبٹی میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے بھجوایا اور دسمبر ۲۰۰۰ء کے آغاز میں یہاں پر پہلے مرحلہ میں مشن ہاؤس کی تعمیر کا آغاز کر دیا گیا۔ شروع شروع میں چند وقارِ عمل کر کے پلاٹ میں پرانے مکان کے کھنڈرات کو سیدھا کیا گیا اور چند غیر ضروری درختوں کو کاٹا گیا جو تعمیرات والی جگہ پر آتے تھے پھر فوراً نلکا (ہینڈ پمپ) لگوایا گیا۔ کیونکہ یہاں پر پینے اور عام استعمال کے پانی کی بہت کمی ہے۔ اس کے بعد باقاعدہ تعمیر کا آغاز کر دیا گیا۔ مارچ ۲۰۰۱ء میں مشن ہاؤس مکمل ہو گیا اور اسی ماہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا جو اگست ۲۰۰۱ء کے آخر تک رنگ و روغن سمیت ہر طرح سے مکمل ہو گئی۔ الحمد للہ اب احباب جماعت جمعہ اور پنجوقتہ نمازوں کے لئے مسجد میں آنے لگے ہیں جو اس سے قبل ایک مخصوص گھر میں عبادت کے لئے جایا کرتے تھے۔

مسجد اور مشن ہاؤس کی تکمیل کے ساتھ ہی محترم امیر صاحب تنزانیہ کے مشورہ سے افتتاح کی منصوبہ بندی شروع کر دی گئی۔ علاقہ کی مختلف جماعتوں کے نمائندگان بلا کر کیبٹی میں متعدد میٹنگز کی گئیں اور مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر تاریخیں مقرر کر دی گئیں۔ طے پایا کہ ۵ر اکتوبر بروز جمعہ کو افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا جائے اور مزید دو دن تک تقریب جاری رکھی جائے جو ایک جلسہ کی صورت میں ہو جس میں تبلیغی پروگراموں کی گنجائش بھی موجود ہو۔ چنانچہ ۵ تا ۷ر اکتوبر ۲۰۰۱ء کی تاریخیں مقرر کر دی گئیں۔

اس تقریب کی تاریخیں چونکہ ایک ماہ قبل طے پا چکی تھیں اس لئے تیاری کے لئے کافی وقت میسّر آگیا۔ چنانچہ تنزانیہ کے پندرہ روزہ احمدیہ اخبار (MAPENZI YA MUNGU) کے ذریعہ اعلان کر کے ملک کے تمام احمدی احباب کو دعوتِ عام دے دی گئی۔ اس کے علاوہ مخصوص شخصیات کے نام باقاعدہ کارڈ چھپوا کر دعوت نامے بھجوائے گئے جن میں علاقے کے سرکاری افسران اور آئمہ مساجد کے علاوہ جماعتی نیشنل عاملہ کے ممبران شامل ہیں۔ نیز گورنمنٹ سے ضروری اجازت نامے بھی حاصل کر لئے گئے تا مخصوص دنوں میں کوئی مشکل پیش نہ آئے اور بطور مہمانِ خصوصی ڈسٹرکٹ کمشنر کو بلانے کا انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں جماعتی تنظیموں کو متحرک کر دیا گیا، مختلف شعبہ جات کیلئے کمیٹیاں بنا دی گئیں اور ڈیوٹیاں لگا دی گئیں۔ جوں جوں دن قریب آتے گئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظامات تکمیل پاتے گئے۔ جلسہ کی کاروائی سے چند دن پہلے کیبٹی اور قریبی دیہات کی پبلک جگہوں پر پروگراموں کے پوسٹرز آویزاں کروا دیئے گئے۔ تین اور چار اکتوبر کو کیبٹی کے علاوہ قریبی دیہات میں گاڑی پر لاؤڈ سپیکرز نصب کر کے اعلانات کئے گئے۔ مسجد کے باہر صحن میں سائبان لگائے، سٹیج تیار کیا نیز قیام و طعام کے انتظامات کئے گئے۔ اور پھر سب منتظمین نے اپنا اپنا کام سنبھال لیا۔

مہمانوں کی آمد

جلسہ کی مقررہ تاریخوں سے دو روز قبل مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تین اکتوبر کی شام تک پندرہ مہمان تشریف لا چکے تھے اور اگلے دن باقاعدہ وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مختلف جماعتوں سے احباب مرد و زن، بچے بوڑھے پیدل سفر کر کے اور سائیکلوں پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ ۹ افراد پر مشتمل ایک قافلہ ۳۵ کلومیٹر کا پیدل سفر طے کر کے پہنچا۔ جس میں ایک مرد پانچ عورتیں اور تین بچے شامل تھے۔ نیز پبلک بسوں کے علاوہ چھ سپیشل گاڑیوں پر بھی احباب جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ صوبہ کوسٹ کے علاوہ بھی کئی دیگر صوبوں سے نمائندگی ہوئی۔ مثلاً دارالسلام، ٹانگا، عروشہ، مورو گورو، مٹوارہ اور مارہ سے احباب شامل ہوئے۔

قیام و طعام

مہمانوں کی رہائش کے طور پر مسجد اور مشن ہاؤس استعمال ہوتا رہا۔ قریبی دیہات اور کیبٹی کے لوگ شام کو واپس اپنے اپنے گھروں میں چلے جاتے اور صبح واپس جلسہ میں شریک ہو جاتے۔

اسی طرح کھانا بھی مہمانوں کو تین وقت مسجد کے صحن میں پیش کیا جاتا رہا جو ایک قریبی احمدی گھرانہ میں پکتا تھا اور بروقت مسجد احمدیہ میں پہنچا دیا جاتا تھا۔ یہ لنگر ۳ تا ۷ر اکتوبر پانچ دن مسلسل جاری رہا۔ مہمانوں کے علاوہ محلّہ کے بیسیوں بچے بھی

مسلسل پانچوں دن مسیح موعودؑ کے لنگر سے مستفید اور لطف اندوز ہوتے رہے۔

جلسہ کا پہلا دن

۵/اکتوبر جمعۃ المبارک جلسہ کا پہلا دن تھا۔ دن کا آغاز نمازِ تہجد باجماعت اور دعاؤں کے ساتھ کیا گیا اور نماز فجر کے بعد محترم حسن مروبے صاحب معلم سلسلہ نے درس میں آیت قرآنی ﴿اِنَّ الصَّلوٰۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ کی تفسیر بیان کی۔ اس کے بعد نمازِ جمعہ تک مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔

نمازِ جمعہ

نمازِ جمعہ کے وقت تک مسجد احمدیہ مہمانوں سے کھچا کھچ بھر چکی تھی اور احباب مسجد کے باہر صحن میں لگائے گئے سائبانوں تلے جمع ہو رہے تھے۔ مہمانوں کی کثرت نو مبائعین پر مشتمل تھی اور بہت سارے غیر از جماعت مسلمان بھی موجود تھے۔ نمازِ جمعہ محترم مظفر احمد درانی صاحب امیر جماعت تنزانیہ نے پڑھائی۔ آپ نے اپنے خطبہ میں آیت قرآنی ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (التوبہ:۱۸) کی تلاوت کر کے اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مساجد کی تعمیر کا فلسفہ بیان کیا اور پھر یہ اعلان کیا کہ مسجد اللہ کا گھر ہے اس لئے اس کے دروازے ہر اُس آدمی کے لئے کھلے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے آنا چاہتا ہو۔ خواہ وہ کسی بھی مسلک یا مکتبِ فکر سے تعلق رکھتا ہو آزاد ہے کہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے یہاں آئے۔ نیز مسجد کے صحن میں لگائے گئے پانی کے نلکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اِس مسجد کی برکت سے محلہ والوں کی پانی کے سلسلہ میں مشکلات بھی حل ہو گئی ہیں۔ اور بلا تفریق مذہب ہر کوئی اس سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ گویا کہ مسیح کی آمد نہ صرف روحانی پیاس بجھانے کا باعث بن رہی ہے بلکہ جسمانی پیاس بجھانے میں بھی ممد ثابت ہو رہی ہے۔

نمازِ جمعہ کے بعد اظہار تشکر کے طور پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں بلا تمیز مذہب ہر ایک کو مدعو کیا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اس دعوت میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر دو بکرے ذبح کر کے پلاؤ تیار کیا گیا تھا۔

افتتاح کا رسمی اجلاس

دوپہر کے کھانے کے بعد تین بجے اس اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ یہ اجلاس محترم عبدالرحمان صاحب (ریٹائرڈ میجر) کی صدارت میں ہوا۔ مہمانِ خصوصی مکرم زبیر نگاٹانڈہ (Zubair Ngatanda) ڈسٹرکٹ کمشنر قبل از وقت پہنچ چکے تھے۔ ان کے علاوہ دیگر مہمان جو خصوصی طور پر اس تقریب میں بلائے گئے تھے ان میں دو پولیس کمانڈرز تھے ایک کونسلر اور چند غیر از جماعت آئمہ مساجد بھی شریک ہوئے۔

اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا اور پھر ایک نظم پیش کی گئی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مہمانِ خصوصی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے مہمانِ خصوصی کو خوش آمدید کہا اور تنزانیہ میں جماعت احمدیہ کی مختصر طور پر تاریخ بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ملکی خدمات کا تذکرہ فرمایا۔

مہمانِ خصوصی کا خطاب

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مہمانِ خصوصی نے مختصر خطاب کیا۔ اُنہوں نے اپنے خطاب میں اُنہیں اس تقریب میں دعوت دیئے جانے پر شکریہ ادا کیا اور مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔ مہمانِ خصوصی نے محترم امیر صاحب سے درخواست کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں چند بیماریاں ہیں جن کی وجہ سے حکومت پریشان ہے۔ یعنی ایڈز، شراب خوری اور رشوت ستانی وغیرہ۔ آپ ان بیماریوں سے ہمارے نوجوانوں کو بچانے کے لئے ہماری مدد کر کے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں کیونکہ آپ کی جماعت ایک منظم جماعت ہے اور اس کا حلقہ اثر وسیع ہے۔ آپ اپنے اجلاسوں میں اور اپنے اخبار کے ذریعہ ملک کے نوجوانوں کو ان بیماریوں کے بد اثرات سے آگاہ کر کے اور انہیں حلال روزی کمانے کی ترغیب دے کر ہماری مدد کر سکتے ہیں۔

مہمانِ خصوصی کے خطاب کے بعد مزید تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر محترم حسن مروبے صاحب معلم جماعت احمدیہ نے نماز باجماعت کے فلسفہ پر کی اور نماز کا تعلق مساجد کی تعمیر کے ساتھ جوڑتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مسجد میں امیر و غریب، شاہ و فقیر بلا تمیز درجہ سب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ یعنی ہماری مساجد اور ہماری نمازیں ہمیں مساوات، اتحاد اور یکجہتی کا درس دیتی ہیں۔

دوسری تقریر محترم عبد اللہ بانگا صاحب (نیشنل سیکرٹری تربیت) نے "اسلام امن کا دین ہے" کے موضوع پر پیش کی۔ اسلام کے موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے اپنے خطاب میں جتایا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ اسلام یہ اجازت دیتا ہے کہ مذہب کے نام پر دوسروں کا خون بہایا جائے۔

تیسری تقریر محترم بکری عبیدی کالوٹا صاحب مبلغ سلسلہ نے "مسیح کی آمدِ ثانی" کے عنوان پر پیش کی۔ اس کے بعد مجلس سوال وجواب شروع ہوئی۔

مجلس سوال وجواب

شام پانچ سے ساڑھے چھ بجے تک مجلسِ سوال وجواب ہوئی۔ اس وقت تک عوام کا بہت بڑا ہجوم جمع ہو چکا تھا۔ اردگرد کے لوگ کثرت سے مسجد کے صحن میں جمع تھے اور جن کو صحن میں جگہ نہ ملی وہ سڑکوں پر درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر کارروائی سنتے رہے اور اپنے سوالات پرچیوں پر لکھ لکھ کر بھجواتے رہے۔ محترم بکری عبیدی صاحب اور محترم عبداللہ بانگا صاحب نے احباب کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے اور پھر مغرب کا وقت قریب ہونے پر مجلس ختم کر دی گئی۔ اجلاس کی اختتامی دعا محترم امیر صاحب نے کروائی۔

Kibiti کے مقام پر نو تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کے افتتاح کا ایک منظر

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی حسبِ معمول نمازِ تہجد کے ساتھ کیا گیا اور نماز فجر کی ادائیگی کے فوراً بعد تمام احباب کیبیٹی کے فٹ بال گراؤنڈ کی طرف روانہ ہوگئے جہاں جماعت احمدیہ کیبیٹی اور دارالسلام کی فٹ بال ٹیموں کے درمیان میچ ہوا۔

فٹ بال میچ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی تعمیل میں تنزانیہ کی جماعت نے ایک نیشنل فٹ بال ٹیم تشکیل دی ہے۔ جس کی جزوی ٹیمیں ملک کی مختلف جماعتوں میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر دارالسلام اور کیبیٹی کی احمدیہ ٹیموں کے درمیان فٹ بال میچ پہلے سے طے تھا۔ یہ میچ صبح سات بجے سے نو بجے تک کھیلا گیا۔ میچ دیکھنے والوں میں حاضرین جلسہ کے علاوہ کیبیٹی کے دیگر تماشائی بھی کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ پہلے ہاف میں جماعت احمدیہ کیبیٹی کی ٹیم نے گول کر لیا اور پھر میچ آخری لمحات تک تماشائیوں کی دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ اور بالآخر آخری لمحات میں دارلسلام کی ٹیم بھی گول کرنے میں کامیاب ہو گئی، اس طرح دونوں ٹیمیں برابر ہو گئیں۔ میچ ختم ہؤا اور سب تماشائی اور دونوں ٹیمیں اطمینان اور خوشی کے موڈ میں تبصرے کرتی ہوئی واپس مسجد کی طرف لوٹیں۔ الحمد للہ کہ اب نہ صرف جلسوں بلکہ کھیلوں کے ذریعہ بھی جماعتوں کے آپس میں میل ملاپ اور پیار محبت کے رشتے بڑھانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

تبلیغی جلسہ

نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی اور دوپہر کا کھانا کھا چکنے کے بعد احباب کیبیٹی کی مین مارکیٹ کی طرف چل پڑے جہاں پر تبلیغی جلسہ کا پروگرام طے تھا۔ یہ ایک وسیع پبلک جگہ ہے جہاں پر بڑے بڑے سایہ دار درخت موجود ہیں۔ یہاں پر ہفتہ وار منڈی لگتی ہے۔ درختوں کے نیچے اس تبلیغی جلسہ کا انعقاد ہوا۔ درختوں پر لاؤڈ سپیکرز نصب کر دیئے گئے تھے جن کی آواز دور دور تک سنائی دیتی رہی۔

پہلے دو تقریریں ہوئیں جن میں جماعت احمدیہ کا مسلک اور ختم نبوت اور وفاتِ مسیح کے مسائل بیان کئے گئے۔ اور پھر حاضرین جو بڑی تعداد میں موجود تھے انکو سوالات کا موقع دیا گیا۔ یہ پروگرام دوپہر تین بجے سے شام چھ بجے تک جاری رہا۔ ہمارے مبلغین ہر قسم کے سوالات کے کامیابی کے ساتھ جواب دیتے رہے اور پر امن طور پر اس تبلیغی جلسہ کا اختتام ہوا۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ اور پھر رات کو کھانے کے بعد ویڈیو پروگرامز دکھائے گئے۔

ویڈیو پروگرام

رات آٹھ سے دس بجے تک حاضرین جلسہ کو مختلف پروگراموں کی ویڈیو دکھائی گئیں جن سے احباب بہت محظوظ ہوئے اور معلومات حاصل کیں۔

تیسرا دن

اس دن بھی بفضل خدا نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد داعیین کے نو گروپ تشکیل دیئے گئے اور انفرادی تبلیغ کے لئے کیبیٹی کے مختلف محلّہ جات میں بھیج دیئے گئے۔

گھر گھر تبلیغ

تشکیل دیئے گئے گروپوں کو کیبیٹی شہر کی مختلف اطراف میں گھر گھر تبلیغ کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ ہر گروپ تین سے پانچ افراد پر مشتمل تھا۔ جماعتی کتب اور لٹریچر ہمراہ لے کر احباب صبح ساڑھے سات سے دس بجے تک انفرادی تبلیغ میں مصروف رہے۔ اور اکثر گروپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں لے کر لوٹے۔ دن کے گیارہ بجے ناشتہ اور دوپہر کا کھانا اکٹھے کھایا گیا۔ اور پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق قریبی گاؤں "بونگو" کی طرف روانگی ہوئی۔

'بونگو' (Bungu) میں تبلیغی جلسہ

"بونگو" کیبیٹی سے واپس دارالسلام کی طرف

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

"ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"

(عبدالباسط شاھد)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عظیم الشان کام کا بیڑا اٹھایا۔ اس مقصد میں کامیابی کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حصول کے لئے غیر معمولی توجہ، رقت اور تضرع سے دعاؤں میں مشغول رہنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ آپ کا تاریخی سفر لدھیانہ و ہوشیار پور بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی جہاں آپ نے چلہ کشی فرمائی اور خدا تعالیٰ سے اسلام کی عظمت و شان کے اظہار کے لئے نشان نمائی کی التجاء و دعا کی۔ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک غیر معمولی صفات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری عطا فرمائی۔

اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد میں متعدد خوبیاں اور صفات اس طرح ضوفگن ہیں کہ آپ کی شخصیت کے ہر پہلو کو دیکھ کر انسان بے اختیار کہہ اٹھتا ہے۔

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

بعض لوگ لکھنے پڑھنے کے دھنی ہوتے ہیں اور ان کی تعریف میں یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں تو بس لکھنے پڑھنے سے کام ہے اور کوئی کام ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ بعض لوگ کسی ایک علم کے ماہر ہوتے ہیں اور ان سے اس علم کے متعلق تو استفادہ کیا جا سکتا ہے مگر دیگر علوم اور عملی زندگی میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ اچھے شاعر سے اچھے منتظم ہونے کی یا اچھے منتظم سے اچھے شاعر ہونے کی توقع کم ہی کی جا سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ ایسی غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے کہ وہ بالکل مختلف میدانوں میں اور مختلف علوم میں اور زندگی کے عملی پہلوؤں میں بھی یگانہ و منفرد مقام رکھتے تھے۔

آپ بنیادی طور پر ایک مذہبی رہنما کے طور پر جانے جاتے تھے۔ مذہبی رہنما بالعموم بسم اللہ کے گنبد میں محصور و محدود ہو کر اپنے مخصوص ماحول میں اپنے عقیدت مندوں تک ہی اپنے آپ کو پابند رکھتے ہیں مگر حضورؓ ایک ایسے مذہبی رہنما تھے جو اپنی تمام خداداد صلاحیتوں کے ساتھ مذہب اسلام کی خوبیوں اور فضائل، قرآنی عظمت و شان، آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ و ارفع مقام کو دنیا سے منوانے کے لئے ہمہ وقت مصروف و منہمک رہتے تھے۔ آپؓ نے دنیا بھر کے مذاہب و علماء کو تفسیر نویسی اور قبولیت دعا جیسے غیر معمولی امور میں چیلنج کر رکھا تھا۔ اور یہی نہیں کہ چیلنج دینے پر اکتفا کرتے ہوئے آپؓ نے اس میدان میں اور کوئی کارنامہ سرانجام نہ دیا ہو بلکہ آپؓ نے تحریر و تقریر میں قرآنی معارف کے دریا اس طرح بہائے کہ اپنوں اور اہل علم و فہم غیروں سے بھی خراج تحسین حاصل کیا۔ آپؓ کی تفسیر کبیر جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے (اور جس میں قرآن مجید کے ایک حصہ کی تفسیر ہے) اس میں علم جغرافیہ، علم تاریخ، علم سیاست، علم تمدن، فلسفہ مذاہب، علم الالسنہ وغیرہ سے قرآنی فضیلت نہایت سلیس، سادہ اور عام فہم انداز میں پیش کی گئی ہے اور اسی پر بس نہیں ہے بلکہ خدمت قرآن کے سلسلہ میں فضائل القرآن پر سلسلہ تقاریر، دیباچہ تفسیر القرآن اور تفسیر صغیر جیسی اور بھی سدا بہار علمی خدمات شامل ہیں۔

آپ کی تقاریر و تصانیف مذہب کے علاوہ متعدد دوسرے مضامین پر بھی مشتمل ہوتی تھیں۔ ان میں منطق و استدلال اور موضوع پر مکمل احاطہ و گرفت برابر ساتھ ساتھ چلتی تھیں۔ ان علمی خدمات و کارہائے نمایاں کے پہلو بہ پہلو آپ عملی زندگی کے تقاضوں سے بھی کبھی غافل نہ ہوئے۔

آپؓ میں ایک عظیم منتظم کی غیر معمولی خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ آپؓ کے زمانہ میں صدر انجمن احمدیہ کی تنظیم نو کی گئی۔ اس تنظیم میں وہ تمام بنیادی خوبیاں بھی بدرجہ اتم موجود ہیں جس نے اس تنظیم کو زندہ جاوید بنا دیا ہے اور یہ ادارہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی افادیت میں بڑھتے چلے جانے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ اسی مسلسل ترقی کی وجہ سے اس کے دامن سے "تحریک جدید" جیسی عظیم تحریک نے جنم لیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی ذات گرامی ایک انجمن تو تھی ہی اس طرح آپ کی حیثیت و شان انجمن ساز کی ہو گئی۔ تحریک جدید وہ عظیم عالمی تحریک ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے جماعت کی قربانی کے معیار میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور ساری دنیا پر اپنے مفید اثرات پیدا کرنے شروع کر دیئے اور جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کے حصول کے لئے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا مقدس فرض ادا ہونے لگا۔ تحریک جدید میں ایسے مطالبات شامل ہیں کہ ان میں سے ہر ایک انقلاب آفریں اور انتہائی اثر انگیز ہے۔

تحریک جدید کے عالمی اثرات و نتائج کو دیکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زندگی کے آخری دور میں اپنے ملک کی اکثر آبادی کے دیہاتی ہونے کی وجہ سے دیہات کی ترقی کے لئے "وقف جدید" کے نام سے ایک انجمن بنائی۔ یہ انجمن بھی ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے جس کا دائرہ اثر بھی برابر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

ان انجمنوں کے قیام کے ساتھ ساتھ "وہ جلد جلد بڑھے گا اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا" کے مطابق آپ نے جماعتی تنظیم کی نوک پلک کو ایک اور رخ سے سنوارنے اور نکھارنے کی داغ بیل ڈال دی۔ تنظیم کے اس پہلو میں لجنہ اماء اللہ، مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ کی نہایت مفید اور بابرکت تنظیمیں ہر عمر کے افراد جماعت کی صلاحیتوں سے قومی مفاد میں استفادہ کرنے اور ان کی جسمانی و روحانی بہتری کے لئے اپنے اپنے دائرہ عمل میں برابر کوشاں ہیں اور ان کی شاندار کارکردگی حضرت مصلح موعودؓ کی عظمت کو سلام کرتی اور خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔

آپ کے اس غیر معمولی اور دور رس کارنامے کی قدر و قیمت کا کسی قدر اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ جماعت کے مخالف جو ضد اور تعصب کی وجہ سے ہماری ہر اچھی سے اچھی بات میں بھی اعتراض اور نکتہ چینی کا پہلو نکال لیتے ہیں جماعت کے نظم و ضبط کو ہمیشہ سراہتے اور اسے رشک کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

آپ کی خدمات کے ایک پہلو کا ذکر ہو چکا ہے۔ ایک صاحب طرز خطیب کی حیثیت میں بھی آپ اپنے زمانہ میں سب سے الگ، نمایاں اور منفرد نظر آتے ہیں۔ آپ زندگی بھر خطبات جمعہ، مختلف مجالس کے جلسوں، مختلف جماعتوں کے جلسوں، پھر مجالس شوریٰ اور جلسہ سالانہ کے اجتماعات میں اپنے دلآویز و مؤثر خطاب کا جادو جگاتے رہے۔ مجلس شوریٰ میں تو جماعت کے منتخب نمائندے اور بالعموم پڑھے لکھے لوگ ہوتے تھے مگر دوسرے جلسوں میں آپ کے مخاطب جہاں بڑے بڑے علماء اور مختلف علوم کے ماہر ہوتے تھے وہاں اکثریت سادہ دیہاتیوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ مگر آپؓ کے خطاب سے ایسا سماں پیدا ہوتا کہ سب سامعین پوری توجہ اور دلچسپی سے ہمہ تن گوش بنے اکتاہٹ کی بجائے یہ خواہش اور تمنا لئے بیٹھے ہوتے کہ یہ پرلطف مجلس اور کچھ دیر جاری رہے۔ توحید و صفات باری تعالیٰ، آنحضرت ﷺ کی عظمت و شان، قرآن مجید کی فضیلت و برتری اور قومی بہبود و ترقی کی پیاری پیاری اثر انگیز باتیں کانوں میں رس گھولتی رہیں۔

افراد جماعت کے مختلف جلسوں اور اجتماعات کے علاوہ آپ کو عام پبلک جلسوں سے خطاب کے مواقع بھی ملتے رہے بلکہ ایسے جلسوں سے بھی آپ نے خطاب فرمایا جہاں حاضرین باتیں سننے اور استفادہ کرنے کی بجائے مرنے مارنے پر تلے ہوتے اور دشنام دہی اور مغلظات پر اکتفا نہ کرتے ہوئے سنگ باری اور دنگا فساد پر بھی اتر آتے۔

دعویٰ مصلح موعود کے زمانہ میں دہلی اور لدھیانہ کے جلسے اور اس سے بہت پہلے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے زمانہ میں سیالکوٹ کے جلسوں پر یہی صورت حال تھی۔ بعض اوقات تو حالات اتنے خراب اور مخالفت اتنی شدید ہوتی کہ بعض آپ کے ساتھی اور مشیر بھی ایسے جلسے میں جانا اور خطاب کرنا خلاف مصلحت سمجھنے لگتے تھے۔ مگر حضرت مصلح موعودؓ پروگرام بن جانے اور اس کا اعلان ہو جانے کے بعد کبھی بھی کسی جلسہ میں خطاب کرنے سے اس وجہ سے نہ ہچکچائے کہ حالات خراب ہیں۔ اور یہ بہت عجیب اور ایمان افروز بات ہے کہ ایسے مخالف حالات میں بھی آپ اپنا پیغام اپنے روایتی پرسکون و باوقار انداز میں پیش فرماتے اور آپ کی کسی حرکت یا فقرے سے پریشانی، گھبراہٹ یا مایوسی و بد دلی کا اظہار نہ ہوتا بلکہ اس کے برعکس مخالفوں کے لئے دعاؤں اور نیک خواہشات کا اظہار ہی ہوتا جس سے متاثر ہو کر بعض شدید مخالف جماعت میں شمولیت اختیار کر کے جلسہ کی کامیابی اور حضور کے خطاب کی اثر انگیزی کا عملاً اعتراف و اعلان کرتے۔

اچھے خطیب بالعموم تحریر کے فن سے نابلد اور ناآشنا ہوتے ہیں تاہم حضرت مصلح موعودؓ ایک نہایت کامیاب مصنف و نثر نگار بھی تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت اماں جان کا تعلق دہلی سے ہونے کی وجہ سے محاورۃً نہیں بلکہ واقعتاً آپ کی مادری زبان اردو تھی اور آپ کی تربیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پرشفقت گود میں ہوئی اس طرح اسلامی محبت و غیرت اور سادہ و سلیس اور شگفتہ زبان کا حسین امتزاج آپ کی ہر تحریر میں پایا جاتا۔ آپ کی تصانیف بھی متنوع مضامین پر مشتمل ہیں مگر مشکل مضمون کو سادہ طرز میں بیان کرنا آپ کی ہر تحریر کا امتیاز ہے۔

علم طب سے آپ کا شغف موروثی تھا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے والد بزرگوار کو اس فن سے خاص دلچسپی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ ہومیوپیتھی، یونانی اور ایلوپیتھی طریق علاج کا مطالعہ کرتے اور مفید ادویہ اپنے پاس رکھتے جو

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

ضرور تمندوں کو بوقت ضرورت بغیر کسی معاوضہ کے دی جاتیں۔ بعض دفعہ تو ادویہ کے ساتھ مالی امداد بھی دی جاتی۔ ایسے بہت سے واقعات اور مثالیں ملتی ہیں کہ غریب ضرور تمند وقت بے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ اپنی غیر معمولی مصروفیات اور صحت کی خرابی کے باوجود ان کی بات کو توجہ سے سن کر انہیں ادویات دیتے۔ آپ کی طبی دلچسپی کا اس امر سے بھی پتہ ملتا ہے کہ آپ کے ایک بیٹے نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کر کے اپنی زندگی وقف کی اور ہمیشہ جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ آپ کے ایک اور بیٹے نے آپ کے منشاء اور ہدایت کے مطابق یونانی طب کی تعلیم حاصل کی اور ہندوستان کی جماعتیں ان کے فیض سے استفادہ کر رہی ہیں۔ آپ کے ایک اور فرزند ارجمند ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہومیو پیتھک سے شوق و شغف اور غرباء کا علاج اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اردو، عربی، فارسی کے بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کی شاعری میں محبت الٰہی، عشق رسولؐ، عظمت قرآن اور تربیت کے مضامین نمایاں ہیں۔ بامقصد شاعری کے سلسلہ میں جو گنی چنی چند مثالیں پائی جاتی ہیں ان میں آپ کا مقام بہت نمایاں اور ممتاز ہے۔

ایک ماہر تعلیم کی حیثیت سے بھی آپ کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ آپ کی عملی زندگی کا آغاز مدرسہ احمدیہ کے مدار المہام کے طور پر ہوا۔ وہ آپ کی نوجوانی اور عنفوان شباب کا زمانہ تھا مگر آپ کے اس زمانہ کے شاگرد ہمیشہ ہی آپ کے موثر طریق تعلیم اور نظم وضبط کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ عورتوں میں تعلیم کی کمی کی طرف آپ بطور خاص توجہ دیتے رہے۔ عورتوں میں آپ کا درسِ قرآن ان کی اس کمی کو پورا کر کے علم وعرفان کی روشنی بخشنے کے لئے ہمیشہ جاری رہا۔ عورتوں کی تعلیم وتربیت کا کام آپ کی نگرانی میں شروع ہوا۔ آپ انہیں خود بھی پڑھاتے تھے۔ یہ ابتدائی انتظام ایک بیج کی طرح بڑھتا اور پھولتا پھلتا گیا اور اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ احمدیوں کا معیار تعلیم اپنے علاقہ کے دوسرے سب لوگوں سے بہتر رہا اور ربوہ میں عورتوں میں تعلیم کی شرح تو مردوں سے بھی بڑھ گئی۔

اس مضمون کو اس جگہ مکمل کرنا تو ممکن نہیں ہے کیونکہ جس شعبہ کی طرف بھی نظر کی جائے اس میں آپ منفرد نظر آئیں گے۔ آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد پر ان گذارشات کو ختم کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا ہے کہ اچھا امام وہ ہے جسے لوگ پسند کریں اور وہ اپنے لوگوں سے محبت کرتا ہو۔ لوگ اس کے لئے دعا کرتے ہوں اور وہ لوگوں کے لئے دعا گو رہے۔ اس معیار کے مطابق حضرت مصلح موعود بھی بہترین امام قرار پاتے ہیں۔ جماعت کی آپ کے ساتھ محبت، عقیدت، لگاؤ اور جان نثاری بے مثال تھی۔ اور حضور نے بھی جماعت کو اتنا پیار دیا اور ان کی بہتری و بہبودی کے لئے دن رات ایک کر دیئے اگر یہ دیکھا جائے کہ جماعت نے حضور سے زیادہ پیار کیا یا حضور نے جماعت سے زیادہ پیار کیا تو حضور کا پلڑا یقیناً بھاری ہوگا۔

"ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے"

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

بقیہ: تنزانیہ کا علاقائی جلسہ
از صفحہ نمبر ۱۰

تقریباً 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بڑا گاؤں ہے۔ مقام جلسہ پر بروقت پہنچ کر لاؤڈ سپیکرز نصب کر دیئے گئے۔ یہ جلسہ بھی کھلی پبلک جگہ میں بڑے بڑے سایہ دار درختوں کے نیچے ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ جو محترم عبداللہ بانگا صاحب اور بکری عبیدی صاحب نے بالترتیب "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" اور "وفات مسیح" پر کیں۔ اس کے بعد یہ دونوں مجاہد عوام کی طرف سے کئے جانے والے سوالوں کے جواب دیتے رہے۔ یہ جلسہ بعد دوپہر ایک بجے سے شام پانچ بجے تک جاری رہا۔ محترم امیر صاحب تنزانیہ نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی اس کے ساتھ ہی جلسہ کے تمام پروگرام مکمل ہوئے۔ زیادہ تر حاضرین نے اسی شام اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔ اور 30 کے قریب بچ رہنے والے احباب اگلی صبح روانہ ہوئے۔

الحمد للہ کہ تمام پروگرام خوش اسلوبی سے اپنے انجام کو پہنچے۔ اور احباب اپنے ایمانوں میں تازگی محسوس کرتے ہوئے ایک نیا جذبہ اور جوشِ ایمان لے کر واپس لوٹے۔

حاضری

جلسہ کے ان پروگراموں میں تین مرکزی مبلغ محترم مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت تنزانیہ، مکرم بکری عبیدی صاحب کالوٹا اور خاکسار مظفر احمد باجوہ شامل رہے۔ تین معلمین مکرم حسن مروبے صاحب، مکرم یوسف گی سونکو صاحب اور مکرم عبداللہ نگامبا گے صاحب تھے۔ مکرم عبداللہ بانگا صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت کے علاوہ دیگر تین نیشنل عاملہ کے ممبران بھی شامل ہوئے۔ محترمہ بی رضیہ صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ بھی شریک ہوئیں۔ سرکاری افسران میں سے ڈسٹرکٹ کمشنر، کونسلر اور دو پولیس کمانڈرز شامل ہوئے۔ اور آٹھ آئمہ مساجد غیر از جماعت بھی حاضر ہوئے۔ ان پروگراموں میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد 1200 (بارہ سو) سے زائد تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

لجنہ اماءِ اللہ کا کردار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء للہ کمیٹی نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہر قسم کا تعاون کیا۔ لجنہ مہمانوں کے لیے تینوں وقت کا کھانا بروقت تیار کر کے مہیا کرتی رہیں۔ اس کام پر 15 خواتین مقرر تھیں جنہوں نے دن رات محنت کر کے یہ کام نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

"ویڈیو آڈیو" ریکارڈنگ

مکرم بکری عبیدی صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر نگرانی جلسہ کے تمام پروگراموں کی ویڈیو اور آڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی جس کی بعد میں کیسٹیں تیار کر کے نومبائعین اور داعیین کے ذریعہ تبلیغ کے کام میں لائی جاتی ہیں۔

بک اسٹال

مسجد کے صحن میں ایک طرف اسلامی کتب اور لٹریچر کا سٹال لگایا گیا جو مسلسل تین روز تک جاری رہا۔ اور احباب اس بک سٹال سے مستفید ہوتے رہے اور مطلوبہ کتب خرید فرماتے رہے۔

نتائج واثرات

اس تین روزہ پروگرام کے ذریعہ علاقہ پر گہرے مفید اثرات مرتب ہوئے۔ تین دن تک مسلسل لاؤڈ سپیکرز کے ذریعہ روحانی غذا کے سامان بہم پہنچتے رہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ کا یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ مگر اس قسم کے سپیشل پروگراموں کے الگ ہی نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اب اس علاقہ کے لوگوں کو اپنے علماء کی موجودگی میں سوالات کے جوابات مل گئے ہیں جس سے جماعت احمدیہ کی علمی فضیلت کی دھاک بیٹھ گئی ہے اور ہر طرف جماعت احمدیہ کا چرچا ہو رہا ہے۔

جلسہ کے دوران ایک امام مسجد کے علاوہ ۴۳ مزید لوگوں نے موقع پر ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں اس جلسہ کے دیرپا اثرات لوگوں کے دلوں میں قائم فرمائے۔ اور تمام حاضرین کے ایمان کی تازگی کو ہمیشہ برقرار رکھے۔ نیز ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے جملہ پروگراموں اور کوششوں کو اللہ تعالیٰ بابرگ وبار فرمائے اور غلبۂ حق کی منزل کو قریب سے قریب تر کر دے۔ آمین۔

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم خطوط میں مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی نظر میں حضرت المصلح الموعودؓ کا مقام

قبل ازیں "الفضل انٹرنیشنل" ۱۶؍فروری ۲۰۰۱ء کے اسی کالم میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کا ایک مضمون شائع ہوچکا ہے۔ ذیل کا مضمون اُسی مضمون کا تسلسل ہے جو روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶؍فروری ۲۰۰۱ء کی زینت بنا۔

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی زندگی میں بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ کو اپنی فراستِ مومنانہ اور کشفِ ولیانہ سے محسوس و مشہود ہورہا تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، منشائے الٰہی کے ماتحت کسی منصب عالی کے لئے تیار کئے جارہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایک بار سفر کے دوران ہم گاڑی میں بیٹھے تھے۔ حضور علیہ السلام ہمراہ نہیں تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ جب وہ اندر آئے تو اس سے پہلے کہ کوئی اُن کے لئے جگہ بناتا، حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور نیچے بیٹھ گئے اور اپنی جگہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب کو بٹھادیا۔

حضرت مفتی صاحبؓ مزید لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ جب بیمار ہوتے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی جگہ امامتِ نماز و خطبہ کے لئے مقرر فرماتے۔ اکثر امور میں آپ سے مشورہ طلب کرتے۔ اپنی جگہ آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا صدر بھی مقرر فرمایا۔ اپنی بیماری کے ایام میں یہی وصیت ایک کاغذ پر لکھی: "خلیفہ محمود"۔

مکرم شوق محمد صاحب لاہور بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۰۳ء میں مَیں قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو آشوب چشم کا عارضہ رہتا تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ آپ کی آنکھوں میں اپنے ہاتھ سے دوا ڈالا کرتے تھے اور عموماً نہایت محبت اور شفقت سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا کرتے تھے اور رُخسار مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا کرتے: "میاں تُو بڑا ہی میاں آدمی ہے، اے مولا! اے میرے قادر مطلق مولا! اس کو زمانہ کا امام بنادے"۔ بعض اوقات فرماتے: "اس کو سارے جہان کا امام بنادے"۔ ایک روز مَیں نے کہہ دیا کہ آپ صرف میاں صاحب کے لئے ہی اس قدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں، کسی اَور کے لئے کیوں نہیں کرتے۔ اس پر فرمایا: "اس نے تو امام ضرور بننا ہے، مَیں تو صرف حصول ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں"۔

ایک غیراز جماعت سید صادق علی شاہ صاحب ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۱ء تک قادیان میں زیر تعلیم رہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۱۱ء میں ایک دن مولوی صاحب علیل تھے اور ایک غالیچہ پر ایک رضائی لے کر تشریف رکھتے تھے۔ باقی کمرہ میں چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ کسی کام سے جب آپ اٹھ کر ذرا دُور جا بیٹھے جبکہ آپکی رضائی اُسی طرح آپ کی جگہ پر پڑی ہوئی تھی تو اچانک میاں محمود احمد صاحب وہاں آگئے۔ تو مولوی صاحب نے آپ سے فرمایا کہ میری جگہ پر بیٹھ جائیں۔ میاں صاحب ادب سے خاموش کھڑے رہے تو آپ نے دوبارہ فرمایا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ پھر بھی میاں صاحب نے تأمل کیا تو آپؓ نے سہ بارہ فرمایا تو پھر میاں صاحب اس مسند پر بیٹھ گئے۔

محترم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب آف بازید خیل نے ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؓ وحی والہام کے متعلق بیان فرمارہے تھے کہ حضرت میاں صاحب تشریف لائے۔ حضورؓ نے اُن کو اپنے پاس بٹھا کر پیار کیا اور اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہم سے باتیں کرتا ہے۔ پھر حضرت میاں صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیوں میاں! اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا تو حضورؓ نے حاضرین سے فرمایا: دیکھو ہمارے میاں سے بھی خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے۔

محترم مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے لئے جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خاص طور پر درس القرآن جاری فرمایا تو حضورؓ کا درس سننے کے لئے کئی دوسرے لوگ بھی آجایا کرتے تھے۔ کئی دفعہ حضرت میاں محمود احمد صاحب بھی تشریف لاتے اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ جاتے۔ حضورؓ جب آپ کو دیکھتے تو جس گدیلے پر خود تشریف فرما ہوتے، اس میں سے آدھا خالی کرکے فرماتے: میاں آگے تشریف لایئے۔ اس پر حضرت میاں صاحب آپؓ کے ارشاد کی تعمیل میں آپؓ کے پاس بیٹھ جاتے جبکہ دوسری طرف حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ بیٹھا کرتے تھے۔

محترم مولانا صاحب مزید بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے میرے ہاتھ ایک خط حضرت میاں صاحب کو بھیجا جس میں ادب اور محبت سے میاں صاحب کو مخاطب کرکے دعا کرنے کے لئے کہا ہوا تھا، مجھے اُس وقت خیال آیا کہ میاں صاحب کا اتنا بڑا مقام ہے۔

........❁........❁........❁

ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ فروری ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:-

میرا حبیب تھا، مری آنکھوں کا نور تھا
محسن تھا، قدردان تھا، دل کا سرور تھا
آغوش والدین بھی مجھ کو نہ دے سکی
ایسا سکون جیسا کہ تیرے حضور تھا
کوہِ وقار تھا مگر دل کا حلیم تھا
تُو اِک نشانِ رحمت ربّ غفور تھا

........❁........❁........❁

یاد محمودؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹؍فروری ۲۰۰۱ء کی زینت محترم مرزا عبدالحق صاحب کے ایک مضمون میں حضرت مصلح موعودؓ کی دلداریوں اور دلنوازیوں کی داستان بیان کی گئی ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوا۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ سے میری پہلی ملاقات ۱۹۱۳ء میں ہوئی جب حضورؓ شملہ تشریف لائے۔ مَیں وہاں سکول میں پڑھتا تھا۔ میرے بڑے بھائی مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے حضورؓ کو دعوت پر بھی بلایا جن کے پاس مَیں ۱۹۰۳ء سے مقیم تھا جب میرے والد صاحب کی وفات ہوگئی تھی۔

۱۹۱۴ء میں بدقسمتی سے میرے بھائی غیر مبایعین میں شامل ہوگئے اور ۱۹۱۷ء میں جب مجھے مزید تعلیم کے لئے لاہور کے لئے بھیجا گیا تو انہوں نے مجھے مولوی صدرالدین صاحب کے پاس بھجوایا۔ یہاں قریباً ایک ماہ رہنے کے بعد مجھے احمدیہ ہوسٹل کا علم ہوگیا اور مَیں وہاں منتقل ہوگیا۔ وہاں پاکیزہ ماحول میسر آیا۔ جب مَیں تعطیلات میں شملہ گیا تو بھائی صاحب سے کھلم کھلا اختلاف ہوگیا۔ دلائل سے مایوس ہوکر انہوں نے مجھ پر دباؤ ڈالنا چاہا لیکن مَیں نے اسے قبول نہ کیا۔ پھر ۱۹۵۲ء تک جب اُن کی وفات ہوئی، انہوں نے کوئی تلخی پیدا نہ کی۔

حضرت مصلح موعودؓ کو جب میری اپنے بھائی سے اختلاف کی اطلاع ملی تو حضورؓ نے مجھے اُتنے ہی وظیفہ کی پیشکش کی جو رقم مجھے بھائی سے ملتی تھی۔ مَیں نے یہ وظیفہ نہیں لیا لیکن مجھے یہ احساس ہوگیا کہ اپنے حقیقی بھائی سے بہت زیادہ شفقت رکھنے والا انسان موجود ہے۔

۱۹۲۱ء میں مَیں .B.A کرکے شملہ میں ملازم ہوگیا۔ پھر ملازمت ترک کرکے لاء کالج میں داخل ہوگیا۔ پڑھائی کی طرف توجہ کم اور دینی کاموں کی طرف زیادہ ہونے کے باوجود مَیں پہلے سال خدا کے فضل سے پاس ہوگیا لیکن دوسرے سال میں رہ گیا تو پڑھائی چھوڑ کر دوبارہ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کرلی۔ یہ محکمہ سردیوں میں دہلی چلا جاتا تھا اور دہلی جاکر مجھ سے قادیان کی دُوری برداشت نہ ہوتی اس لئے استعفیٰ دے کر ۲۵ء میں قادیان چلا آیا اور احمدیہ سکول میں انگریزی کا ٹیچر ہوگیا۔ حضورؓ اکثر فرماتے کہ LLB کے لئے داخلہ بھیج دو لیکن مَیں ٹال مٹول کرتا تاکہ LLB کرنے کے بعد مجھے قادیان سے باہر جانے کا حکم نہ ہوجائے۔ ایک سفر سے واپسی پر جب حضورؓ نے پھر اس بارہ میں پوچھا تو مَیں نے داخلہ بھجوادیا اور اللہ تعالیٰ نے کامیاب فرمادیا۔ لیکن وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا کہ حضورؓ نے گورداسپور میں پریکٹس شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی دوران حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے میرے بارہ میں ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر حضورؓ نے یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیاوی عزت دے گا اور میرے ذریعہ حکام کو احمدیت کی طرف متوجہ کرے گا۔

گورداسپور میں میری پریکٹس تقسیم ملک تک جاری رہی۔ اس عرصہ میں میرا ہر ویک اینڈ قادیان میں گزرتا۔ قادیان تک ریل گاڑی چلنے سے قبل (۱۹۲۸ء تک) بٹالہ سے قادیان تک اٹھارہ میل کا سفر سائیکل کے ذریعہ طے کیا کرتا۔ حضورؓ کی کشش ایسی تھی جو بیان نہیں کی جاسکتی۔

۱۹۲۸ء میں حضورؓ نے درس القرآن ارشاد فرمانے کا اعلان فرمایا جو ایک ماہ کے لئے جاری رہنا تھا تو میری درخواست پر دو مرتبہ اُس کی تاریخوں میں تبدیلی فرمائی۔

۱۹۲۹ء میں حضورؓ کشمیر تشریف لے گئے تو مَیں بھی وہیں پہنچ گیا۔ جب حضورؓ کو ملنے حاضر ہوا تو حضورؓ کسی مصروفیت کی بناء پر میری طرف توجہ نہ کرسکے جو میرے لئے عجیب بات تھی چنانچہ پھر میں تین دن کے بعد حاضر ہوا۔ حضورؓ نے دوسرے کمرہ میں میری آواز سن کر مجھے بلالیا اور پوچھا کہ دو دن کیوں نہیں آئے؟۔ یہ سُن کر میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ پھر حضورؓ نے مجھے اور محترم خلیفہ نوردین صاحب جمونی کو دعوت پر بلایا۔ ہم وہاں پہنچے تو حضورؓ نے ہمیں اپنے کمرہ میں ہی بلالیا اور اپنے ساتھ قالین پر بیٹھنے کا حکم دیا۔

حضورؓ کے ہمراہ مجھے مالیر کوٹلہ کا سفر کرنے کا موقع بھی ملا۔ مَیں نے گورداسپور سے روانہ ہوکر راستہ میں ایک جگہ قافلہ میں شامل ہونا تھا لیکن مَیں پروگرام کے مطابق وقت پر نہ چل سکا اور حضورؓ کو کئی گھنٹے راستہ میں رُک کر میرا انتظار کرنا پڑا۔ میرے پہنچنے پر حضورؓ نے صرف اتنا فرمایا کہ ہم نے اتنے گھنٹے آپ کا انتظار کیا ہے۔ اور کسی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا۔...... واپسی پر مجھے پروگرام کے مطابق ریل گاڑی پر گورداسپور آنا تھا لیکن حضورؓ نے لدھیانہ تک اپنے ہمراہ کار میں چلنے کا ارشاد فرمایا جہاں سے مَیں گورداسپور جاسکتا تھا۔ پھر لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر حضورؓ نے میرے لئے ٹکٹ منگوایا اور پھر انتظار فرماتے رہے اور گاڑی روانہ ہونے سے پانچ منٹ پہلے مجھے رخصت کیا۔ اس لطف و کرم کی یادیں مجھے رُلادیتی ہیں۔

........❁........❁........❁

حضرت مصلح موعودؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳؍اپریل ۲۰۰۱ء میں مکرم عبدالسمیع نون صاحب کے قلم سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی بعض پاکیزہ یادیں شامل اشاعت ہیں۔

سر ملک فیروز خان صاحب نون (جو پاکستان کے وزیراعظم بھی رہے) وہ خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون سے چوتھی پانچویں پشت پر ملتے

تھے۔ خان بہادر صاحب مخلص اور بڑے فدائی احمدی تھے۔ قیام پاکستان کے کچھ ہی عرصہ بعد کسی وجہ سے وہ اپنے چھوٹے بھائی میجر ریٹائرڈ ملک سردار خان صاحب نون اور ملک فیروز خان صاحب سے شدید ناراض ہوگئے حتیٰ کہ ہر قسم کے تعلقات منقطع کردیئے۔ سارے نون خاندان پر اُن کا رعب ایسا تھا کہ کسی کو اُن سے بات کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔ آخر بڑی سوچ بچار کے بعد ملک فیروز خانصاحب اور میجر سردار خانصاحب حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ ملک صاحب خانصاحب کی ناراضگی کی وجہ سے سارا نون خاندان جو بارہ دیہات کا مالک ہے، اُس کا بے مثل اتفاق پارہ پارہ ہورہا ہے۔ حضورؓ اُن دنوں رتن باغ لاہور میں قیام فرماتے تھے۔ آپؓ نے ملک صاحب خانصاحب کو طلب فرمایا اور فرمایا اتنی رنجش اور ناراضگی بہت نامناسب ہے۔ آپ پہلے سر فیروز خانصاحب کے پاس جاکر معذرت کریں اور پھر اپنے چھوٹے بھائی میجر سردار خانصاحب سے معافی مانگیں اور پھر آج ہی مجھے رپورٹ دیں۔

ملک صاحب خانصاحب نے مضمون نگار سے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضورؓ کے اس حکم سے میرے دل میں انقباض پیدا ہوا کہ حضورؓ نے ناراضگی کی وجہ دریافت فرمائے بغیر چھوٹے بھائیوں کے سامنے مجھے جھکنے کا حکم دیدیا ہے۔ تاہم میری مجال نہ تھی کہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کرتا۔ چنانچہ پہلے سر فیروز خانصاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ وہ بڑی محبت سے میری طرف لپکے اور زاروقطار روتے ہوئے کہنے لگے کہ مَیں قربان جاؤں میرزا محمود احمد پر جنہوں نے ہمارے سارے خاندان پر یہ احسان عظیم کیا۔ جب مَیں نے اُن سے معافی مانگی تو کہنے لگے کہ آپ میرے عزیز ترین بڑے بھائی ہیں، آپ مجھے خدا کیلئے معاف کردیں۔ ...... پھر مَیں جلد ہی اُن سے بمشکل اجازت لے کر میجر صاحب کے ہاں پہنچا۔ وہ بھی خوشی اور ممنونیت کے جذبات سے مغلوب تھے۔ اُن کے اصرار پر بھی وہاں نہ رُکا کیونکہ حضورؓ نے رپورٹ دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ سیدھا حضورؓ کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سنایا۔ حضورؓ بہت خوش ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: آپ کے لئے میرا یہ حکم دل پسند تو شاید نہ ہوا ہوگا کہ کسی قسم کی تحقیقات کرنے یا ناراضگی کی وجوہ معلوم کرنے کے بغیر ہی آپ کو حکم دیدیا کہ جاؤ اپنے سے عمر میں چھوٹے بھائیوں سے معافی مانگو۔ وجہ یہ تھی کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔ سر فیروز خان اور میجر سردار خان کے ساتھ تو میرے معاشرتی تعلقات ہی ہیں، وہ میرے حکم کے پابند تو نہیں، مگر آپ پابند ہیں۔ ...... پھر حدیث ہے کہ جو اپنے روٹھے ہوئے بھائی کو منانے میں پہل کرے گا وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔ یہ استعارہ کا کلام ہے مگر بہرحال اس حدیث کی رو سے آپ ایک ہزار سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ پھر سوچ لیں کہ یہ کس قدر فائدہ اور منافع کا سودا ہوا۔

حضورؓ نے ایسے دلکش انداز میں یہ باتیں بیان فرمائیں کہ ملک صاحب خانصاحب کو انشراح صدر ہوگیا اور پھر ان بھائیوں کے درمیان کبھی اختلاف پیدا نہ ہوا۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ صدر ایوب کے زمانہ میں جب ملک سر فیروز خان نون لاہور میں مقیم تھے، چلنے پھرنے سے قریباً معذور ہی تھے۔ ہر ہفتے مجھے فون کرتے اور حضورؓ کی طبیعت دریافت کرتے۔ نیز یہ ہدایت دیتے کہ اگر ربوہ جانا ہو تو میرا سلام ضرور عرض کریں۔ اسی طرح یہ بھی پوچھتے کہ سر ظفراللہ خانصاحبؓ کب پاکستان آئیں گے۔

جب حضورؓ کی وفات ہوئی تو سر فیروز نے اپنے بیٹے ملک نور حیات (MNA)، جو سرگودھا میں مقیم تھے، کو حکم دیا کہ حضرت صاحب ہمارے بڑے محسن تھے، فوراً ربوہ پہنچو، چہرہ مبارک کی زیارت کرو، حضورؓ کے صاحبزادگان سے اظہار تعزیت کرو اور اجازت لے کر نماز جنازہ میں شامل ہو۔ ملک نور حیات صاحب کی کمر میں شدید درد تھا جس کی وجہ سے وہ اُس رات ربوہ نہ جاسکے۔ اگلی صبح سر فیروز نے فون کرکے پوچھا کہ ربوہ گئے تھے؟۔ جواب نفی میں ملا تو اتنی شدید ناراضگی کا اظہار کیا کہ ملک نور حیات صاحب اُسی وقت اپنی موٹر کی عقبی سیٹ پر گاؤ تکیہ رکھ کر بڑی تکلیف اٹھاکر ربوہ پہنچے۔ مسجد مبارک کے سامنے مجھ سے ملاقات ہوگئی اور مَیں اُن کی راہنمائی کرتا رہا۔

حضرت مصلح موعودؓ کا سر فیروز خان صاحب نون پر ایک احسان اَور بھی تھا کہ اُن کی شادی کو چھ سات سال ہوچکے تھے لیکن اُن کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تھی۔ لاہور میں رہائش تھی۔ ۱۹۲۵ء کی ایک صبح لیڈی نون صاحبہ نے اپنے ڈرائیور کو حکم دیا کہ موٹر نکالو۔ ایک نوکرانی اور خاندانی ملازم احمد شیر کو ہمراہ لیا اور قادیان کا سفر اختیار کیا۔ دوپہر ایک بجے یہ قافلہ قادیان پہنچا۔ لیڈی نون صاحبہ اور نوکرانی حضورؓ کے گھر میں چلی گئیں۔ حضورؓ اُس وقت نماز پڑھانے کیلئے گھر سے جانے والے تھے۔ لیڈی نون صاحبہ نے سارے حالات بیان کرکے عرض کی کہ آپؓ کا دوست سر فیروز خان تو اولاد کی خواہش میں دوسری شادی کرلے گا، میرے لئے دعا کریں۔ چنانچہ حضورؓ نے گھر کے افراد کے ساتھ اُسی وقت دعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ۱۹۲۶ء میں ملک نور حیات خان صاحب نون پیدا ہوئے۔ یہ بچہ چار پانچ ماہ کا ہوا تو لیڈی نون صاحبہ پھر وہی قافلہ لے کر قادیان پہنچیں اور بچے کو حضورؓ کی خدمت میں پیش کرکے عرض کیا کہ یہ حضورؓ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے، اس کے سر پر دست مبارک پھیریں کہ یہ بلند نصیبے والا ہو۔

بعد میں سر فیروز نون کے ہاں مزید دو بیٹے اور دو بیٹیاں تولد ہوئیں، سبھی بااقبال ہوئے لیکن جس کے سر پر وہ مبارک ہاتھ لگے تھے وہ صورت و سیرت میں سارے خاندان میں یکتا تھا۔ دنیاوی لحاظ سے ایک کامیاب سیاستدان، کئی بار قومی اسمبلی کا رکن بنا، دو تین مرتبہ مرکزی وزیر کے منصب پر فائز ہوا۔ دیانتدار، راستباز اور سخاوت کے علاوہ بے ریا عبادت گزاری کا شغف رکھنے والا تھا۔ ستر سال کی عمر میں وفات پائی لیکن اُن کے کئی نیک کام صدقہ جاریہ کی صورت میں ابھی چل رہے ہیں۔

ملک نور حیات (MNA) ایک بار لاہور سے ربوہ آئے تاکہ حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کی تقریر سنیں۔ بڑے ادب سے حضرت چودھری صاحبؓ کے پاس بیٹھے رہے، انہیں انکل کہہ کر پکارتے اور اپنے بچپن کے لندن کے واقعات سناتے جب انکل اُنہیں مختلف چیزیں کھانے کیلئے دیا کرتے تھے اور سر فیروز خانصاحب اپنے بیٹے کو کہا کرتے کہ چودھری صاحب کو تنگ نہ کیا کرو، وہ ساری آمدنی چندوں میں اور غرباء پر خرچ کردیتے ہیں اور اپنی ضروریات کیلئے معمولی رقم رکھتے ہیں۔

......❀......❀......❀......

ماہنامہ "مصباح" ربوہ فروری ۲۰۰۱ء کی زینت مکرم عبدالسلام اختر صاحب کی یادِ محمودؓ میں کہی گئی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

اے فطرتِ بلند کے اِک گوہرِ کمال
تابندہ دل میں ہیں تیرے افکار، آج بھی
لرزاں ہے تجھ سے شورشِ باطل کی کائنات
تُو دشمنانِ دیں پہ ہے تلوار، آج بھی
دورِ جہاں پہ ثبت رہیں گے تیرے نقوش
یہ کہہ رہی ہے وقت کی رفتار، آج بھی

......❀......❀......❀......

حضرت مصلح موعودؓ اور علوم ظاہری

ماہنامہ "مصباح" ربوہ فروری ۲۰۰۱ء میں پیشگوئی مصلح موعود کے اس فقرہ کہ "وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے حوالہ سے مکرم چودھری محمد صدیق صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اپنی صحت اور تعلیم کے بارہ میں فرماتے ہیں: "آنکھوں میں ککرے، جگر کی خرابی، عظم طحال کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہوجانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترنا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کو یہ فیصلہ کردینا کہ یہ جتنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگاسکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا۔" (الموعود)

پھر فرمایا: "دنیوی لحاظ سے مَیں پرائمری فیل ہوں مگر چونکہ گھر کا مدرسہ تھا اس لئے اوپر کی کلاسوں میں مجھے ترقی دیدی جاتی تھی، پھر مڈل میں فیل ہوا مگر گھر کا مدرسہ ہونے کی وجہ سے پھر مجھے ترقی دیدی گئی۔ آخر میٹرک کے امتحان کا وقت آیا تو میری ساری پڑھائی کی حقیقت کھل گئی اور مَیں صرف عربی اور اردو میں پاس ہوا اور اس کے بعد پڑھائی چھوڑ دی گویا میری تعلیم کچھ بھی نہیں۔" (تفسیر کبیر)

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضورؓ کو دنیا کے تمام علوم سکھائے اور ان میں ملکہ تامہ عطا فرمایا۔ آپؓ کے زیر مطالعہ رہنے والی کتابیں ہزاروں کی تعداد میں ہیں، مختلف موضوعات سے متعلق ہیں اور عربی، اردو، فارسی، انگریزی، جرمن اور فرنچ میں ہیں۔ اکثر کتب پر حضورؓ کے تنقیدی نوٹس تحریر ہیں۔ چند علوم کی کتب کی تعداد ملاحظہ کیجئے: علم تفسیر=۱۷۷، حدیث=۱۴۲، فقہ=۱۰۱، عقائد وکلام=۱۳۶، تصوف=۲۰۶، تقابل ادیان=۶۲، احمدیت=۱۶۲۰، اہل سنۃ والجماعت=۱۵۰، علماء شیعہ=۳۵، بہائیت=۳۵، عیسائیت=۱۸۰، ہندو سکھ=۱۰۷، بدھ مت=۵۰، کیمونزم=۷۵، تاریخ و سوانح=۶۸۰، جغرافیہ و علوم عامہ=۱۳۵، سوشل سائنس، اقتصادیات، سیاست و قانون=۴۹۰، ہیئت و حساب=۵۰، طب یونانی=۸۰، ایلوپیتھی=۳۶، ہومیوپیتھی=۹۵، نفسیات=۱۸۰، علوم مافوق العادت=۵۰، صنعت و حرفت=۴۷، حوالہ جات، انسائیکلوپیڈیا و لغات وغیرہ=۱۲۲، عربی ادب=۳۰۲، اردو ادب=۸۱۶ اور انگریزی ادب=۱۳۳۵۔

حضرت مصلح موعودؓ کی وہ تصانیف جو کتب و رسائل کی صورت میں موجود ہیں، اُن کی تعداد دو سو سے زائد ہے جو مختلف علوم پر سند ہیں۔ علم تفسیر میں آپؓ کو غیروں نے بھی دل کھول کر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ سیرت وسوانح کے موضوع پر نہایت اختصار سے مگر جامع طور پر روشنی ڈالی ہے۔ علم الاخلاق کا فلسفہ بیان کرنا نہایت مشکل امر ہے لیکن حضورؓ نے جو آسان فہم لیکچر ارشاد فرمایا وہ "منہاج الطالبین" کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔

اقتصادیات کے موضوع پر حضورؓ نے بہت سے لیکچرز دیئے اور کتب تصنیف فرمائیں۔ صحافت میں اگرچہ حضورؓ نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی لیکن عنفوان شباب میں رسالہ "تشحیذ الاذہان" جاری فرمایا اور نہایت اہم قومی اور دینی مسائل پر اداریئے رقم فرمائے۔ ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل بھی جاری فرمایا اور کچھ عرصہ اس کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ سیاست و قانون پر بھی حضورؓ کو مکمل دسترس حاصل تھی۔ جماعت احمدیہ اگرچہ ایک مذہبی جماعت ہے اور سیاست میں الجھنے سے بچتی رہی ہے لیکن پھر بھی میدان سیاست میں جو بھی حضورؓ کے سامنے آیا اُسے منہ کی کھانی پڑی۔ دنیا بھر کے مسلمانوں اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے آپؓ کے اقدامات آپؓ کی دُوراندیشی کا ثبوت ہیں۔ آپؓ کی تصنیف "ہندوستان کے موجودہ مسئلہ کا حل" کے بارہ میں مختلف اخبارات اور شخصیات نے بے ساختہ تعریفی کلمات لکھے۔ قیام پاکستان کے بعد کشمیر میں حکومت کے قیام کیلئے بھی حضورؓ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ تاریخ کے موضوع پر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" سمیت حضورؓ کے بہت سے ایسے لیکچرز محفوظ ہیں جو تاریخی دستاویز کا درجہ رکھتے ہیں۔

اسی طرح حضورؓ نے علم طب کے حوالہ سے متعدد دوائیں اپنی نگرانی میں تیار کروائیں، دواخانہ خدمت خلق بھی قائم فرمایا۔ نیز ایک ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھی قائم فرمایا جس میں اپنی نگرانی میں کئی قسم کی تحقیق کروائی۔ مختلف قسم کے کئی عطر آپؓ نے خود تیار کئے۔ علم زراعت میں بھی حضورؓ سند کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ اپنے علاقہ کے سب سے بڑے زمیندار تھے، آپؓ کی نگرانی میں بنجر زمینوں نے سونا اگلنا شروع کردیا۔ قیام پاکستان پر ایک لیکچر میں آپؓ نے حکومت کو نہایت قیمتی مشورے دیئے۔ علم الٰہیات میں حضورؓ نے ہستی باری تعالیٰ، ملائکۃاللہ، تقدیر، حقیقۃ الرؤیا، نجات، اور جنت و دوزخ وغیرہ کے نہایت دقیق مسائل کو آسان فہم طریق پر بیان فرمایا۔ الغرض حضرت مصلح موعودؓ علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھے جس کا اقرار کرتے ہوئے غیروں نے بھی آپؓ کو بے ساختہ خراج تحسین پیش کیا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
18/02/2002 – 24/02/2002

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 18th February 2002

- 00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
- 01.05 Children's Corner: Kudak No.5
- 01.20 Children's Corner: Hikayaate Shereen
- 01.35 Q/A Session Part 1: Rec.16.09.95 With Bosnian & Albanian Guests
- 02.40 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme No.1 from the book 'Alhaq Mubassa Ludhiana'.
- 03.25 Urdu Class: Lesson No. 350 Rec.20.02.98
- 04.35 Learning Chinese: Lesson No.249
- 05:00 Rencontre avec les Francophones. Rec. on 11.02.02.
- 06.15 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 07.08.94 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 07.30 Chinese Programme: With Usman Chou Sb. Islam Among Other Religions
- 08.00 Children's Corner: With Hazoor
- 08.40 Q/A Session ®
- 09.45 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of 07 & 14.04.00
- 10.20 Sky/Urdu Class:Lesson No.350 ®
- 10.20 Hot Bird/Indonesian Service: Indonesian Translation of Friday Sermon delivered by Huzur on
- 11.30 Safar Hum Nay Kiya: Bahrain - Pakistan
- 12.05 Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
- 13.00 Urdu Class ®
- 14.10 Bengali Shomprochar: Various Items
- 15.10 Lajna Magazine: Prog. No.33
- 16.05 Children's Corner: Kudak ®
- 16.35 French Service: Various Items in French
- 17.35 German Service: Various Items in German
- 18.35 Liqa Ma'al Arab: ®
- 19.50 Arabic Service: Various Items in Arabic
- 20.50 Q/A Session: ®
- 21.55 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
- 22.40 Rencontre Avec Les Francophones ®
- 23.40 Safar Hum Nay Kiyaa ®

Tuesday 19th February 2002

- 00.05 Tilaawat, Dars ul Hadith, News
- 01.00 Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 3 By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
- 01.35 Tabarukaat:Speech by Mau. Abdul M.Khan Sb
- 02.30 Medical Matters: 'Intelligence of a child'
- 03:05 Around The Globe: A journey through the Solar System – Presentation MTA USA
- 04.05 Urdu Asbaaq: Lesson No.3
- 04.40 Bengali Mualqat: Rec.12.02.02
- 05.45 Speech: In French 'Le jour de Mousleh Maud (ra) Part 2
- 06.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec. in 1994
- 07.20 Pushto Programme: F/S - Rec: 17.01.97 Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 08.25 MTA Sports: Hurdle Race
- 08:45 Dars ul Quran: Lesson No.3 – Rec.24.01.1996
- 10:15 Sky/ Around the World: A Journey Through The Solar System – Part 2
- 10.15 Hot Bird/ Indonesian Service: Various Items
- 11.15 Medical Matters: Lecture on 'First Aid' By Dr.Mujeeb-ul-Haq Khan Sb.
- 11.35 MTA Travel: A Visit to Rome
- 12.05 Tilaawat, Darse Hadith, News
- 13.00 Q/A Session: in Holland – Rec.02.05.97
- 14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
- 15.00 German Mulaqat: With Hazoor
- 16.00 Children's Corner: Let's Learn Salat ®
- 16.30 French Service: Various Items in French
- 17.30 German Service: Various Items in German
- 18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
- 19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
- 20.35 Tabarukaat: ®
- 21.30 Moshaa'rah: In Memory of Hadhrat Hadhrat Musleh Maud (RA)
- 22.05 MTA Travel: ®
- 22.30 From the Archives: F/S by Hazoor
- 23.40 MTA Travel:

Wednesday 20th February 2002

- 00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
- 01.00 Children's Corner: Guldasta
- 01.35 Jalsa: Musleh Maud Day – Part 1
- 02.35 Moshaa'irah : In Memory of Hadhrat Hadhrat Musleh Maud (RA) – Part 2
- 03.20 Urdu Class: Lesson No.347 – Rec.13.02.98
- 04.30 Learning Languages: Learning French No.3
- 05.00 Atfal Mulaqat: Rec.16.02.00
- 06.15 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor
- 07.30 Swahili Programme: F/S – Rec.08.05.98
- 08.45 Jalsa : Musleh Maud Day ®
- 09.45 Speech: by Mau. Abdus Salaam Tahir Sb. 'Services rendered to the Holy Quran by Hadhrat Hadhrat Musleh Maud (RA)'
- 10.15 Hot Bird /Indonesian Service: Various Items
- 10.20 Sky/ Urdu Class ®
- 11.25 Safar Hum Nay Kiya: Visit to Tundyani
- 12.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
- 12.55 Urdu Class: ®
- 14.00 Bengali Shomprochar: Various Items
- 15.00 Atfal Mualaqat: Rec.16.02.00
- 16.00 Children's Corner: Guldasta ®
- 16.30 French Service: Various Items in French
- 17.30 German Service: Various Items in German
- 18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
- 19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
- 20.35 Jalsa Musleh Maud Day ®
- 21.35 Moshan'irah ®
- 22.30 Atfal Mulaqat: Rec.16.02.00 ®
- 23.25 MTA Spotlight: Speech ®

Thursday 21st February 2002

- 00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
- 01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
- 01.25 Jalsa Musleh Maud Day – Part 2
- 02.30 MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
- 03.00 MTA Lifestyle: Al Maa'idah
- 03.15 Canadian Horizons: Children's Class No.7 Presented by Naseem Mehdi Sahib
- 04.30 Computers for everyone: Lesson No.3
- 05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.240 Rec:07.04.98
- 06.15 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor
- 07.30 Sindhi Service: F/S Rec.24.01.97
- 08.35 Jalsa: Musleh Maud Day – Part 2 ®
- 09.45 The Books of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) Hosted by Fuzail Ahmad Ayaz Sahib
- 10.15 Sky/Canadian Horizons: Children's Class No.7 ®
- 10.15 Hotbird/ Indonesian Service:
- 11.15 MTA Travel: Visit to Millenium Dome Produced by MTA International
- 11.35 Islami Adaab: Lecture on Islamic etiquette By Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed
- 12.05 Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
- 13.00 Q/A Session With Hazoor: In Urdu
- 14.00 Bangla Shomprachar:F/S Rec.05.04.96
- 15.05 Talk: On the topic of Islamic ettiquette By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
- 15.35 Tarjumatul Qu'ran: Class No.240 – Rec.7.4.98
- 16.10 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
- 16.30 MTA France: Various items in French
- 17.43 German Service: Various Items
- 18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
- 19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
- 20.45 Jalsa: Musleh Maud (RA) Day®
- 21.45 MTA Lifestyle: Perahan ®
- 22.15 MTA Lifestyle: Al Maidah
- 22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.240 ®
- 23.35 MTA Travel ®

Friday 22nd February 2002

- 00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
- 01.00 Children's Corner: Canadian Horizon Eid Program Nasiratul Ahmadiyya Canada
- 01.30 Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor Rec: 15.02.02
- 02.30 Eid Programme 1998: from Rabwah
- 03.15 Israel – Stories of the Holy Land MTA USA
- 04.30 Seerat un Nabi (saw): Programme No. 30
- 05.00 Homeopathy Class: Lesson No.62 Rec: 17.01.95
- 06.15 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor
- 07.30 F/S in Saraiki: Rec: 9.1.98
- 08.45 Majlis Irfan: ®
- 09.45 Eid Program: Nasirat& Atfal ul Ahmadiyya from Karachi Pakistan
- 10.15 Sky/ Israel – Stories from the Holy Lands ®
- 10.30 Hot Bird/ Indonesian Service:
- 11.15 Hua Main Tere Fazlon Ka Munaadi: Interview
- 12.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
- 13.00 Friday Sermon – LIVE Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 14.00 Bangla Shomprachar: Various Items
- 15.00 Israel – Stories of the Holy Land ® Presentation of MTA USA
- 16.00 Childern's Corner: Canadian Horizon ®
- 16.30 Sky /From The Archives: Q/A with Huzoor
- 16.30 Hot Bird/ From the Archives:
- 17.30 German Service: Various Items
- 18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
- 19.35 Eid Milan: Waqfeen-e-Nau Eid Show Presentation MTA Karachi
- 20.35 Majlis e Irfan: Rec.15.02.02 ®
- 21.30 Friday Sermon ®
- 22.30 Homeopathy Class: Lesson No.62 ®
- 23.35 Hua Main Tere Fazlon Ka Munaadi: ®

Saturday 23rd February 2002

- 00.05 Tilawat, News.
- 01.00 Canadian Horizon: Special Eid Programme
- 01.30 Q/A Session with Hazoor
- 02.30 Eid Milan: Nasiratul Ahmadiyya – Pakistan
- 03.15 Around The Globe: MTA USA ®
- 04.30 Seerat-un-Nabi (saw): Programme No.30 Host: Saud Ahmad Khan Sb.
- 05.00 Homoeopathy Class: Class No.62 Rec.17.01.95
- 06.15 Children's Eid Programme: from Karachi
- 06.45 Mauritian Service: Eid Programme in French
- 07.50 Indonesian Service: Eid Programme
- 09.00 Eid Special: Live Interviews & Poems
- 10.00 Eid Khutbah: Live Eid Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV – Live From Fazal Mosque – London.
- 11.00 Eid Special: Live Interviews & Poems
- 11.30 Eid Milan: Children's Eid Milan Show 2002 MTA Pakistan
- 12.15 Tilawat, MTA News
- 13.00 Bangla Shomprochar: Eid Special
- 14.00 Eid Sermon: By Hazoor ®
- 15.00 Eid Special: A Variety of special Eid Program. Produced by MTA International
- 17.00 French Service: Various Items
- 18.00 German Service: Various Items
- 19.00 Arabic Service: Various Items
- 20.00 Eid Sermon: by Hazoor ®
- 21.00 Eid Special: Produced by MTA International
- 23.00 German Mulaqaat: Rec.13.02.02

Sunday 24th February 2002

- 00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
- 01.00 Eid Special: Interviews & Poems
- 02.00 Eid Sermon: by Hazoor ®
- 03.00 Eid Special: A Variety of Eid Programmes produced by MTA International
- 05.00 Lajna Mulaqaat: With Huzoor Rec: 17-02-02
- 06.15 Liqaa Ma'al Arab:Rec.19-11-94 ®
- 07.30 Eid Sermon: by Hazoor ®
- 08.00 Interviews: Various Personalities on Eid Day
- 09.00 Moshaa'irah: An evening with Obaidullah Aleem Sb.
- 10.15 Eid Special: MTA International
- 12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
- 13.00 Majlis e Irfan: Rec.15-02-02 ®
- 14.00 Bangla Shomprachar: Various Items
- 15.00 Friday Sermon: Rec.22-02-02
- 16.00 Chiuldren's Class: With Huzoor ®
- 16.20 English Service: Around the Globe ®
- 17.30 German Service: Various Items
- 18.30 Liqaa Ma'al Arab: 19-11-94 ®
- 19.30 Arabic Service: Various Items
- 20.30 Q/A Session: with Hazoor®
- 21.30 Moshaa'irah: Poetry Evening ®
- 22.30 Lajna Mulaqaat: Rec.17.02.02 ®
- 23.30 MTA Travel: A Visit to Historical Farnham town in surrey, UK ®

watch MTA live

audio and video broadcast

❁❁❁

Weekly sermons in Urdu / English

❁❁❁

Questions & answers and much more

❁❁❁

Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line and get it delivered using Master Card or Visa

❁❁❁

Visit our official website

www.alislam.org

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8870 8517

Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, February 15, 2002 | Issue No. 7

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت داتا گنج بخش ابوالحسن علی بن عثمانی ہجویریؒ کا مولد افغانستان کا شہر غزنی ہے۔ آپ اندازاً ۱۰۱۰ء میں پیدا ہوئے اور زمانہ وفات ۱۰۷۲ء تا ۱۰۷۷ء تجویز کیا جاتا ہے۔ آپؒ اولیائے امت کے اس قدوسی گروہ کے سرخیل ہیں جنہوں نے ہندوستان میں اسلام کا پرچم لہرایا اور تبلیغ، دعا اور روحانی توجہ اور نظر کیمیا سے بے شمار سینوں کو نورایمان سے منور کیا۔ آپؒ کا مزار مبارک لاہور میں مرجع خواص وعام ہے۔

آپؒ کی تصانیف میں "کشف المحجوب" مسائل شریعت و طریقت وحقیقت کا ایک بیش بہا گنجینہ اور اولیاء متقدمین کے حالات وتعلیمات کا بہترین مرقع ہے۔

یہ کتاب تصوف کا مستند مآخذ تسلیم کی جاتی ہے اور اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پچھلی صدی میں بیس سے زائد اس کے اردو تراجم چھپ چکے ہیں۔ اس کا پہلی بار انگریزی ترجمہ پروفیسر نکلسن (وفات ۱۹۴۵ء) نے کیا جو گب میموریل لندن نے پہلی بار ۱۹۱۱ء میں شائع کیا۔ ازاں بعد ۱۹۳۶ء، ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۷ء میں بھی خاص اہتمام اور نظر ثانی کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

ذیل کے چند اقتباس دنیائے تصوف کی اس مقبول ومشہور کتاب کے اردو ترجمہ سے ماخوذ ہیں۔

شب معراج میں ارواح انبیاء سے ملاقات

" پیغمبر ﷺ نے بیان کیا ہے: میں نے معراج کی رات حضرت آدم صفی اللہ، یوسف صدیق، موسیٰ کلیم اللہ، ہارون حلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کو آسمانوں میں دیکھا ہے تو لامحالہ وہ ان حضرات کی ارواح ہونگی"۔

(کشف المحجوب اردو ترجمہ مترجم جناب عبدالرؤف فاروقی .ناشر اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور نمبر ۲۔ صفحہ ۳۹۲)

☆......☆......☆......☆

اہل اللہ کا نظریۂ زکوٰۃ

"زکوٰۃ...... یہ ہے کہ ظاہری وباطنی نعمتوں کا پہچان لینا ہے۔ بندہ جب یہ جان لیتا ہے کہ اس پر حق تعالیٰ کی نعمتیں بیکراں ہیں۔ تو وہ شکر بھی بے حساب ہی کرتا ہے۔ اور یہ بے حساب شکر ادا کرنا ہی بے حساب نعمتوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ بہرحال صوفیائے کرام کے نزدیک دنیا کی نعمت کی زکوٰۃ کوئی پسندیدہ چیز نہیں کیونکہ انسان کے لئے بخل ایک ناپسندیدہ چیز ہے اور یہ کامل درجے کا بخل ہی تو ہے کہ کوئی شخص دوصد درہم اپنے قبضے میں جمع رکھے اور ان کو ایک سال تک اپنے تصرف میں محبوس رکھے اور پھر ان میں سے پانچ درہم کسی کو دے دئے۔ پس جب مال کا خرچ کرنا اور سخاوت کا اپنانا ہی اہل کرم کا طریق اور سیرت ہے تو پھر زکوٰۃ واجب ہی کس طرح ہو سکتی ہے۔ مَیں نے حکایات میں پایا ہے کہ علمائے ظاہر میں سے ایک نے آزمائش کے طور پر حضرت شبلیؒ سے زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا کہ کتنی ادا کرنی چاہئے؟ آپ نے فرمایا جب بخل موجود ہو اور مال حاصل ہو تو ہر دوسو درہم میں سے پانچ درہم اور ہر بیس دینار میں سے نصف دینار زکوٰۃ ادا کرنا تمہارا مذہب ہے۔ لیکن میرا مذہب یہ ہے کہ کوئی چیز بھی ملکیت میں نہیں ہونی چاہئے تاکہ زکوٰۃ کے مشغلہ سے چھٹکارا ملا رہے۔ اس نے کہا اس مسئلہ میں آپ کا امام کون ہے؟ آپ نے جواب دیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو کچھ آپ کے پاس تھا راہِ خدا میں دے دیا اور جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ 'مَا خَلَفْتَ لِعِيَالِكَ' (گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو) تو انہوں نے عرض کی 'اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ' (اللہ اور اس کا رسولؐ)۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپؓ نے ایک قصیدے میں کہا۔

فَمَا وَجَبَتْ عَلَيَّ زَكٰوةُ مَالٍ
وَهَلْ تَجِبُ الزَّكٰوةُ عَلَى الجَوَادِ

مجھ پر تو مال کی زکوٰۃ واجب ہی نہیں اور کیا سخی آدمی پو زکوٰۃ واجب بھی ہوتی ہے؟ (ایضاً ۳۶۶)

☆......☆......☆......☆

وحدت اقوام عالم کے لئے فقید المثال مقدس اجتماع

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ بانیٔ جماعت کا ایک ولولہ انگیز ارشاد جو آپ کے وصال سے صرف گیارہ دن قبل "چشمۂ معرفت" صفحہ ۳۰۷ میں زیب اشاعت ہوا:۔

"خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک محلّہ کے لوگ اپنے اپنے محلّہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں۔ اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں...... پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عید گاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں۔ اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو یعنی مکہ معظمہ میں...... اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچادے...... اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کردیوے جیسا کہ اس کا وعدہ قرآن شریف میں ہے کہ ﴿نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا﴾۔ یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کردے گا"۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو دین واحد پر جمع کرے...... سو تم اس مقصد کی پیروی کرو، مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

(الوصیت صفحہ ۹،۸، طبع اول ۲۴/دسمبر ۱۹۰۵ء)

☆......☆......☆......☆

سرتاج صوفیا حضرت جنید بغدادیؒ اور حقیقت حج

ایک شخص حضرت جنید رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: 'مَیں حج پر گیا تھا' ...... حضرت جنید نے پوچھا: 'کیا تو نے حج کیا ہے؟' اس نے کہا: 'جی ہاں'۔ آپؒ نے پوچھا: 'ابتداء میں جب تو گھر سے روانہ ہوا اور وطن سے تو نے رحلت کی تو کیا اُس وقت تمام گناہوں سے بھی تو نے رحلت اختیار کر لی تھی؟'۔ اس نے کہا: 'ایسا تو نہیں ہوا'۔ آپؒ نے فرمایا: 'گویا تو نے سفر ہی اختیار نہیں کیا'۔ پھر آپؒ نے پوچھا گھر سے روانہ ہونے کے بعد جس منزل پر تو نے رات گزاری ہے کیا ہر مقام پر تو نے طریق حق کا ایک مقام طے کیا ہے؟'۔ اس نے جواب دیا: 'ایسا تو نہیں ہو سکا'۔ آپؒ نے فرمایا: 'تو گویا تو نے منزلیں ہی طے نہیں کیں'۔ پھر آپ نے دریافت کیا: 'جب تو میقات سے احرام کی حالت اختیار کی تو کیا صفات بشریت سے اسی طرح تو جدا ہو گیا تھا جس طرح تو پہلے لباس اور پہلی عادات سے جدا ہوا تھا؟'۔ اس نے کہا: 'ایسا تو نہیں ہوا'۔ آپ نے کہا: 'تو گویا تو محرم ہی نہیں ہوا'۔ آپ نے سوال کیا: 'جب تو نے وقوف عرفات کیا تو کیا تمہیں مشاہدہ حق میں بھی کھڑا ہونا نصیب ہوا یا نہیں؟'۔ اس نے جواب دیا: 'نہیں'۔ آپ نے فرمایا: 'تو پھر تو نے وقوف عرفات ہی نہیں کیا'۔ پھر آپ نے پوچھا: 'جب تو مزدلفہ میں تھا اور تیری مراد تجھے حاصل ہو رہی تھی تو کیا تو نے نفس کی تمام خواہشات کو ترک کردیا تھا؟'۔ اس نے کہا: 'نہیں'۔ آپ نے فرمایا: 'پھر تُو مزدلفہ میں بھی نہیں پہنچا'۔ پھر آپ نے دریافت کیا: 'جب تو نے خانہ کعبہ کا طواف کیا تو کیا دل کی آنکھ سے مقام تنزیہہ وتقدیس میں جمالِ خداوندی کے لطائف کا نظارہ بھی کیا؟'۔ اس نے کہا: 'نہیں'۔ تو آپ نے فرمایا پھر تو نے گویا طواف ہی نہیں کیا۔ پھر آپ نے سوال کیا: 'جب تو نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو کیا مقام صفا اور درجۂ مروہ کا ادراک بھی کیا؟'۔ اس نے کہا: 'نہیں'۔ آپ نے فرمایا: 'تو گویا تُو نے ابھی تک سعی نہیں کی'۔ آپ نے پوچھا: 'جب تو منیٰ میں پہنچا تو کیا تیری ہستی تجھ سے ساقط ہو گئی تھی؟' کہنے لگا: 'نہیں'۔ آپ نے کہا: 'تو ابھی تک منیٰ میں نہیں پہنچا'۔ پھر آپ نے پوچھا: 'جب تو نے قربان گاہ میں پہنچ کر جانور کی قربانی پیش کی تو کیا نفسانی خواہشات کو بھی وہاں قربان کردیا تھا؟'۔ اس نے کہا: 'نہیں'۔ آپ نے فرمایا: 'پس تُو نے قربانی ہی نہیں کی'۔ آپ نے دریافت کیا: 'اور جب تو کنکریاں مار رہا تھا تو کیا تو نے اپنے تمام نفسانی معاملات کو بھی وہاں پھینک دیا تھا؟'۔ اس نے کہا: 'نہیں'۔ تو آپ نے فرمایا: 'پس ابھی تک تُو نے کنکریاں نہیں پھینکیں اور حج ادا نہیں کیا۔ لہٰذا لوٹ جا اور ان صفات کے ساتھ حج ادا کر تاکہ تُو مقام ابراہیم تک رسائی حاصل کر سکے"۔

(کشف المحجوب اردو ترجمہ۔ صفحہ ۳۸۶،۳۸۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا جب تک وہ تعلق خاص خدا تعالیٰ کے ذریعہ سے پیدا نہ ہو۔ اور نفسانی آلائشیں ہرگز نفس سے نکل نہیں سکتیں جب تک خدائے قادر کی طرف سے ایک روشنی دل میں داخل نہ ہو۔ اور دیکھو کہ مَیں اس شہادت کی رؤیت کو پیش کرتا ہوں کہ وہ تعلق محض قرآن کریم کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسری کتابوں میں اب زندگی کی روح نہیں اور آسمان کے نیچے صرف ایک ہی کتاب ہے جو اس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھلاتی ہے یعنی قرآن شریف"۔

(حقیقة الوحی ٹائٹل صفحہ ۲)

(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن ووقف عارضی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔